دسمبر 2021ء تا جنوری 2022ء

ماہنامہ

جہانِ رضا

لاہور

بیاد

مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

مدیر اعلیٰ

محمد منیر رضا قادری

★ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و خصائل

★ ہماری پسماندگی کے اسباب اور اصلاح مفاسد

★ اہل سنت میں مقالہ نگاری، چند تجاویزات

★ اوقات صبح میں خیر و برکت کے اسباب

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہٗ کے افکار کا حقیقی و تحقیقی ترجمان

ماہنامہ جہانِ رضا لاہور

شمارہ ۲۶۴ / دسمبر، جنوری ۲۰۲۲ء / جمادی الاول، جمادی الآخر ۱۴۴۳ھ جلد ۳۱

بیاد مجدد دین و ملت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

بانی مجلس رضا حکیم اہلسنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بانی ماہنامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

ایڈیٹر

پروفیسر سید محمد سرفراز قادری رضوی

محمد منیر رضا قادری رضوی عفی عنہ

مجلسِ رضا مرکزی

MARKAZI MAJLIS-E-REZA

فہرست

خط و کتابت ترسیل زر اور ملنے کا پتا

مسلم کتابوی داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

0321-4477511
042-37225605

Email:muslimkitabevi@gmail.com

زر تعاون فی پرچہ -/30 روپے

سالانہ چندہ بذریعہ ڈاک -/500

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل وخصائل

از: اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

ایک ایسی حدیثِ مبارکہ، جس کے بارے میں سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ شریف کی جلد ۳۰، صفحہ ۲۰۱ پر فرماتے ہیں: "مسلمان پر لازم ہے کہ اس نفیس حدیث شریف کو حفظ کر لے تاکہ اپنے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل وخصائص پر مطلع رہے۔"

وہ حدیث پاک کون سی ہے؟ آیئے پڑھتے ہیں اور ساتھ ہی حفظ کرنے کی نیت بھی کرتے ہیں۔ ابونُعیم عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "میں جن وانس اور ہر سرخ سیاہ کی طرف رسول بھیجا گیا، اور سب انبیا سے الگ میرے ہی لیے غنیمتیں حلال کی گئیں، اور میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھہری، اور میرے آگے ایک مہینہ راہ تک رعب سے میری مدد کی گئی، اور مجھے سورۂ بقرہ کی پچھلی آیتیں کہ خزانہ ہائے عرش سے تھیں عطا ہوئی، یہ خاص میرا حصہ تھا سب انبیا سے جدا، اور مجھے توریت کے بدلے قرآن کی وہ سورتیں ملیں جن میں سو سے کم آیتیں ہیں، اور انجیل کی جگہ سو سو آیت والیاں اور زبور کے عوض حٰم کی سورتیں اور مجھے مفصل سے تفضیل دی گئی کہ سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک ہے اور دنیا وآخرت میں میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں، اور کچھ فخر نہیں۔ اور سب سے پہلے میں اور میری امت قبور سے نکلے گی اور کچھ فخر نہیں، اور قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ لوائے حمد ہوگا اور تمام انبیا اس کے نیچے، اور کچھ فخر نہیں۔ اور میرے ہی اختیار میں جنت کی کنجیاں ہوں گی، اور کچھ فخر نہیں۔ اور مجھی سے شفاعت کی پہل ہوگی، اور کچھ فخر نہیں۔ اور میں تمام مخلوق سے پہلے روز قیامت جنت میں تشریف لے جاؤں گا، اور کچھ فخر نہیں۔ میں ان سب کے آگے ہوں گا اور میری امت میرے پیچھے۔" (دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الرابع، جلد ا، صفحہ ۱۳)

ہماری پسماندگی کے اسباب اور اصلاح مفاسد

ملت کی ارتقاء اور زوال کے تناظر میں

محمد مبشر حسن
اسکالر جواہر لال نہرو یونیورسٹی دہلی

اسلام اعتدال وتوازن کا دین ہے اس میں افراط وتفریط نہیں ،لیکن ہمارے اعمال وکردار میں افراط وتفریط ہے۔آج ہر طرف اخلاقی گراوٹ، احکامات شرعیہ سے عدولی، ناجائز کاموں کی بہتات، بدعات کی کثرت، صغائر وکبائر گناہوں کے درمیان محوتفریق، حق وباطل کی عدم تمیز، عدل وانصاف کی خونریزی، انسانیت کا قتل، حسنات وصدقات کی قلت، علماء سے مقابلہ آرائی، صلحاء شرفاء سے بدتمیزی، جہلاء کی جہالت، اسی طرح تمام کارہائے حیات میں اصلیت کے ساتھ مصنوعیت، صالحیت کے ساتھ عدم صالحیت کی ملاوٹ، حسن وقبح کا اختلاط، تصحیح وتغلیط کا انضمام، حلت وحرمت کی برابری ہے۔

دماغوں میں مفاسد، تخریب کاریوں اور اخلاق سیئہ کی تفکیر، دلوں میں برائیوں کی آماجگاہ، کانوں میں غلط باتوں کی لذت، ناکوں میں بری چیزوں کی مہک کی لطافت، ہاتھوں میں کمزوروں کے خلاف ظلم کی قدرت، اور حرکات قبیحہ کی رذیل عادت، پاؤں میں برائیوں کی طرف چلنے کی سرعت برق باری ہے۔

غرباءفقراء مساکین طاقتوروں کے پنجہ استبداد میں جکڑے ہوئے ہیں، کہیں مدارس کے غریب اساتذہ اور مساجد کے ناتواں ائمہ، صدر سیکرٹری خزانچی اور کمیٹی کی ظالمانہ بالادستی میں دبے ہوئے ہیں۔ مدارس اور یونیورسٹیز کے طلبہ وطالبات جابرانہ نظام میں کہیں سہمے ہوئے ہیں۔ تدریس میں غیر دیانت داری، تصنیف میں سرقہ، تقریر میں لفاظی بلا

فائدہ، گفتگو میں جھوٹ، غیبت، چغل خوری ہر برائی سے لبالب ہے۔ معاشرہ میں دوستوں کے ساتھ بے وفائی، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا فقدان، پڑوسیوں کے ساتھ حق تلفی، سیاست میں بغاوت، صدارت میں شرارت، قیادت میں کدورت، دولت میں بخالت اور سخاوت میں نمو ہے۔

کیا اللہ ورسول ﷺ نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے، کیا یہی دین اسلام ہے؟ ہرگز نہیں۔ آج احکامات خداوندی اور فرامین مصطفیٰ ﷺ کو ہم فراموش کر چکے ہیں اسی وجہ سے ہماری تنزلی ہے۔

ماضی میں جب مسلمان اعلیٰ کردار کے پیکر تھے تو اسلام کا بول بالا اور مسلمانوں کی سربلندی تھی، جب اخلاق واعمال پست ہوئے تو ہم پست ہوتے چلے گئے۔

قرآن واحادیث میں ہمیں اعلیٰ تعلیم کی تاکید ہے، لیکن ہم نے تعلیم تقاضے کے مطابق حاصل نہیں کیا، یہاں کے امراء حکام نے تعلیم کے بجائے تعمیرات پر پوری توجہ جھونک دی۔ جہاں اسلامی حکومت رہی امراء نے تعلیمی درسگاہوں سے زیادہ حفاظتی قلعے، سیاحتی مقامات کی تعمیر کی، لال قلعہ، تاج محل سبھی اس بات کے شواہد ہیں۔

یورپ وامریکہ میں ایک سے ایک کالیجز اور یونیورسٹیز ہیں جہاں دنیا کی ہر تعلیم دی جاتی ہے۔ چھوٹا سا ملک اسرائیل ۱۹۴۸ء میں وجود میں آیا، تعلیم پر اس قدر توجہ ہے کہ آج اس کا اثر ورسوخ پوری دنیا پر حاوی ہے، اس کے پیدا کردہ ایجادات اور چیزوں کا استعمال آج پوری دنیا میں ہو رہا ہے۔ یہ کیوں نہ ہو قرآن میں ہے انسان کو احسن تقویم کی چادر علم کی وجہ سے ملی ہے، غیروں نے دینی وعصری علوم کو اپنایا اور اپنا رہے ہیں اور ہم نے ہی قرآن واحادیث کو بھلا دیا ہے۔ آج بھی ہماری توجہ علم پر نہیں بلکہ مزارات، اعراس اور کانفرنسیز پر خوب تر ہے، کہیں پر مستحقین اور غیر مستحقین، علماء وغیر علماء کے درمیان بھی تفریق نہیں۔ مزارات کی تعمیر، عرسوں اور کانفرنسوں کا اہتمام اس قدر فراوانی کے ساتھ ہو رہا ہے لگتا ہے یہ اسلام کا جز ولاینفک ہے۔ میں اس افراط وتفریط اور غلو کا مخالف ہوں اور یہ

مسلمہ حقیقت ہے کہ اولیاء اللہ اور علمائے اسلام اور مسلمانوں کے مزارات وقبور صرف اس لیے ہیں کہ ان کی زیارت کر کے ہمیں علم کی یادیں تازہ، تقرب الی اللہ اور آخرت کی فکر دامن گیر ہوجائے۔لیکن صد حیف! آج ہمارا مقصد ہی فوت چکا ہے۔

جس طرح ماضی میں امراء کے بنائے تاج محل، قلعات سے ہمیں آج کچھ فائدہ نہیں، جبکہ انگریزوں کی بنائی یونیورسٹیز سے دنیا کے کونے کونے میں تعلیم کی روشنی پھیلی ہوئی اور نئ ایجادات کی بھر مار ہے۔موبائل، انٹرنیٹ، سائکل موٹرسائکل، کار، بس، ٹرین، میٹرو، ہوائی جہاز اس دنیا سے لے کر چاند کے سفر تک سارے ایجادات کی فہرست پر نظر ڈالیں یہ کسی مسلم بادشاہ کے قلعے اور تاج محل کے اثرات نہیں بلکہ اعلی تعلیمی درسگاہوں کے اعلیٰ اثرات ہیں۔دنیا میں مسلم سائنس دانوں کے وجود کا مکمل انکار نہیں لیکن امراء بادشاہ اگر اپنے اپنے خطوں اور ملکوں میں عیش وعشرت کے محلات، سیاحتی مکانات کے بجائے جامعات بناتے تو مسلمانوں کی صورت حال آج کچھ اور ہوتی۔

آج بھی ہندو پاک، نیپال، و بنگلہ دیش وغیرہا میں تعلیم کے بجائے مزارات کی تعمیر، اعراس کے انعقاد، کانفرنسیز کے اہتمامات پر توجہ زیادہ ہے، پھر مستقبل میں مسلمانوں سے دانشوران اور سائنس دان پیدا ہونگے یہ امید ابھی ہی نسیا منسیا کردیں۔مزاروں کی تعمیرات سے علماء ودانشواران نہیں بلکہ مجاورین کی پیدائش اور صرف پیٹ وروری کی امید ہے۔اور اعراس کے انعقاد سے کسی اعلیٰ بابا کی پیدایش، اور رائج کانفرنسیز سے کسی پیشہ ور شاعر ومقرر ہی کی امید ہے اِس سے زیادہ کچھ نہیں۔

نعت وخطاب کا کوئی مخالف نہیں، اس کا تصور اسلام میں بھی ہے بلکہ شاعری اور خطابت سے دین کی خوب ترویج واشاعت ہوئی ہے۔آج بھی الحمدللہ داعیان اسلام کے پراثر خطابات و بیانات سے اسلام کی تبلیغ ہورہی ہے۔لیکن پیشہ ور خطابت و نعت خوانی سے ہرگز نہیں۔بہار و نیپال کے ایک ضلع میں سالانہ تقریباً دس بڑی کانفرنسیز منعقد ہوتی ہیں، ایک کانفرنس کا تقریباً دس لاکھ خرچ ہے تو جلسہ پر ایک ضلع کا خرچ ایک کروڑ ہوا۔میں

پچاس لاکھ ہی مان لیتا ہوں کاش یہی روپئے یہاں متعین اساتذہ پر خرچ ہوتے تو تعلیمی معیار کس قدر اعلیٰ ہوتی، تدبروا یا اولی الابصار۔

علم سے زیادہ شہرت کی حرص اور ایک دوسرے پر تفوق و بالا دستی بھی تنزلی کا سبب ہے۔موجودہ حالات ہندو نیپال وغیرہا سارک ممالک میں خاص کر ایک بدعت رائج ہو چکی ہے وہ القابات کا فیشن ہے کوئی فقہ میں ایک کتاب لکھ دی یا تقریر کر دی وہ فقیہ اعظم، تفسیر میں کچھ لکھ دیا تو مفسر اعظم، حدیث پر کچھ لکھ یا بول دیا تو محدث اعظم، تاریخ پر کچھ لکھ دی یا بول دیا تو مورخ اعظم کبھی ایک شخصیت ہی مختلف موضوعات پر کچھ لکھ بول دے تب دیکھیں القابات کی بوچھاڑ۔

انکار نہیں بہت علماء ملت کے لیے احساس مند، دیانت دار اور زمانہ شناس ہیں، تعلیم پر توجہ دے رہے ہیں اسکولز، کالیجیز بھی کھل رہے ہیں لڑکیوں کی تعلیم پر خوب ترقی کی جارہی ہے، کلیۃ البنات کا قیام ہو رہا ہے۔ یہ بہت اعلیٰ فکر اور دور اندیشی کی بات ہے۔اللہ ان کے قابل قدر جذبات کو سلامت رکھے۔حالات کو دیکھتے ہوئے اکثر و بیشتر کلیات میں لڑکیوں کی تعلیمی سہولت کے لیے کچھ فیس بھی مقرر ہیں تا کہ آسانی سے ادارہ چل سکے۔لیکن اصحاب مال وزر سے کبھی حوصلہ شکن جملے بازیاں بھی سماعت کی دہلیز تک خوب آتی ہیں، خاص کر جب مدارس کے محصلین اگر تعاون کے لیے ان کے پاس پہونچیں پھر سنیں ان سے دل شکن ہفوات۔یعنی اہل دول اسی وقت چندہ دیں گے جب تعلیم مکمل فری ہو، بچوں اور بچیوں کو صرف دال چاول، کھچڑی کھلایا جائے اور مکمل یتیم بنا کر رکھا جائے۔معلمات کی تنخواہ بھی اساتذہ کی طرح لٹکا کر دیا جائے۔ یا وہ خود چندہ کر کے حاصل کریں۔ بہت اچھا ہوتا کلیۃ البنات کی طرح تمام لڑکوں کے مدارس میں بھی کچھ فیس لینے کا اہتمام کرے تا کہ مستطیع افراد سے تعاون آتا رہے اور اساتذہ کی تنخواہ کا کچھ مسئلہ حل ہو سکے۔ چونکہ ایسا ہرگز نہیں مدارس صرف غریبوں فقیروں کے لیے ہی بنائے گئے ہیں، مالداروں اور امیروں کی دینی تعلیمی حصول کے لیے کچھ الگ مدارس ہیں۔

ایمانداری اور انصاف سے سوچنے کی بات ہے کہ کسی اسکول میں ہمارے بچے، بچیاں پڑھتی ہیں تو کیا پندرہ سو، دو ہزار ماہانہ میں ہی ہاسٹل، طعام اور تمام تر سہولیات سمیت تعلیم پوری ہو جاتی ہے؟ ہرگز نہیں! پھر مدرسہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہی طالبات سے صرف پندرہ سو، دو ہزار لینے پر یہ سوچ کیسے پیدا ہوئی کہ ناظمین کلیات البنات کو چندہ لینا جائز نہیں۔ اسکول میں پڑھانے کے لیے دس ہزار روپے ماہانہ ادا سکتے ہیں لیکن دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے دو ہزار بھی بہت ہیں اللہ تنگ نظری سے سب کو محفوظ رکھیں اور مثبت سوچنے سمجھنے کی توفیق بخشے۔

کاش کہ ہمارے اندر سوچ تبدیل ہو اور اعراس، کانفرنسیز پر روپے جھونکنے کے بجائے ہم مل کر کوئی بڑا مدرسہ اسکول کالج یونیورسیٹی کھول سکتے۔ اور جو افراد صرف کانفرنسیز سے ہی روزی کی آس لگائے ہوئے ہیں ان کو بھی حسب استطاعت کسی تدریسی تعلیمی عہدوں پر فائز کیا جاتا، اس طرح تعلیمی انقلاب آتا، دوسری قوموں کی طرح ہماری مسلم قوم بھی ہر میدان میں نمائندگی کرتی۔

حالات کے اعتبار سے سبجیکٹ پڑھانا ناگزیر ہے ہمارے مدارس اسلامیہ میں بھی مختلف شعبہ جات کھولنے کی ضرورت ہے، ہم نے خود اپنی سوچ بنا لی ہے کہ مدرسہ کے نصاب میں صرف قرآن وحدیث ہی پڑھ سکتے ہیں اور عصری علوم کے لیے مدارس نہیں بلکہ کالیجیز کی طرف جانا ہوگا۔

اخیر میں دعا گو ہوں اللہ عزوجل ہمیں دین کی سمجھ، قرآن واحادیث پر عمل پیرا، احکامات الٰہی، فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پابند، اور تمام مسلمانوں کو بلند وبالا اور شعائر اسلام کو عروج بخشے۔ اپنی باتیں اس شعر پر اکتفا کر رہا ہوں۔

پتھر کی بھی تقدیر بدل سکتی ہے
شرط یہ ہے قرینے سے تراشا جائے

اہل سنت میں مقالہ نگاری، چند تجاویزات

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

دنیا بھر میں مختلف موضوعات پر تحقیقات کا سلسلہ اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ جاری ہے۔ محققین اپنے ذوق کے مطابق کسی موضوع پر ریسرچ کر کے اپنی تحقیقات دنیا کے سامنے لا رہے ہیں، جن میں سے بعض انسانیت کے لیے بڑی نفع بخش ہوتی ہیں۔ دنیا بھر میں اعلیٰ سطح کی ڈگریاں کسی موضوع پر قابل اعتماد ریسرچ ورق کے بعد ہی تفویض کی جاتی ہیں جیسے ایم فل، پی ایچ ڈی اور ڈی فل وغیرہ۔

مدارس میں بھی دورہ حدیث کے امتحانات کے ساتھ طالب علم کے لیے ادارے کی جانب سے جاری کردہ عنوانات میں سے کسی ایک موضوع پر تحقیقی مقالہ جمع کروانا ضروری ہوتا ہے کہ اس کے بغیر دورہ حدیث کی کلاس میں کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی طالبِ علم درس نظامی کی سند کا اہل قرار پاتا ہے۔

پاکستان کے اندر اہلِ سُنّت میں اس وقت تنظیمُ المدارس اور کنز المدارس دو بورڈ سب سے بڑے ہیں جن کے پاس طلباء کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے، کنز المدارس کا پہلا سال ہے البتہ اس سے وابستہ تمام مدارس کا الحاق پہلے تنظیم المدارس کے ساتھ ہی تھا۔

مجھے دیگر اداروں اور بورڈز کا تو پتا نہیں البتہ اہل سنت کے ہاں اس وقت کسی بھی تنظیم، ادارے اور پلیٹ فارم میں طلباء کے لیے تحقیقی مقالہ نگاری کی تربیت کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ گزشتہ سات سالوں میں بچوں کو ایک کالم تک لکھنا سکھایا نہیں جاتا اور پھر دورہ حدیث جس میں طالب علم کے لیے مقالہ لکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اس میں بھی اس کے اصول

وضوابط سے آگاہ کرنے والا کوئی نہیں ہوتا تو ان سے یہ کیسے امید کی جاسکتی ہے کہ وہ کوئی اچھا تحقیقی مقالہ لکھیں گئے۔

مقالہ جات کے اصول وضوابط پر لکھی کتب کی طرف رہنمائی کرنا کوئی خاص فائدہ نہیں، دیتا جب تک کسی ماہر سے تربیت نہ لی جائے۔

اب ہر طالب علم کے لیے مقالہ جمع کروانا بھی ضروری ہوتا ہے تو طلباء نے یہ حل نکالا کہ کسی کو دو، تین ہزار تھمائے اور مقالہ لکھوالیا۔اب کوئی انہیں بتائے جس بندے کو آپ دو یا تین ہزار دیں گئے وہ کیا تحقیق کرے گا؟۔ایسے لکھاری شہزادے بھی گوگل سے کاپی پیسٹ کر کے مقالہ طالب علم کے ہاتھ میں تھما دیتے ہیں اور وہ اسی سے اپنا کام چلا لیتا ہے۔جب صورت حال یہ ہوگئی تو اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مستقبل میں اس قوم کو کیسے کیسے محققین ملیں گئے؟

جس سال میں نے دورہ حدیث کیا تھا میری کلاس میں چالیس سے زائد طالب علم تھے جن میں سے میں فرد واحد تھا جس نے اپنا مقالہ خود لکھا تھا اگر رواں سال کی بات کی جائے تو اوکاڑہ جامعہ کے دورہ حدیث میں کم وبیش ساٹھ کے قریب طالب علم ہیں جن میں سے ایک طالب علم پچھلے کئی سالوں سے کالم نویسی کرتے آرہے ہیں پاکستان کے مختلف اخبارات اور پاک وہند کے کئی مجلّات میں ان کے کالم چھپ چکے ہیں وہ بھی اپنا مقالہ خود نہیں لکھ پارہے حالانکہ مجھے ان سے امید تھی کہ کم ازکم یہ تو خود لکھ لیں گے۔

یہی حال ملک بھر کے جامعات کا ہے ملک کے اندر جو تھوڑے سے طالب علم مقالہ خود لکھتے ہیں وہ اپنی ذاتی لگن اور شوق کی بناء پر یہ کام کر پاتے ہیں۔اب سوال یہ ہے کہ اس صورت حال کا ذمہ دار کون ہے؟ اب تک ہم اپنے مدارس میں طلباء کی پروفیشنل طریقہ سے مقالہ نگاری کی تربیت کا اہتمام کیوں نہیں کر پائے؟

میں نے پانچ سال قبل احیاءِ مخطوطات، وقت کا تقاضہ کے نام سے ایک مختصر مقالہ لکھا تھا جس کی پی ڈی ایف فائل بنا کر پاک و ہند کے مختلف اہلِ علم کی بارگاہ میں پیش کی، دو

سائیٹس پر اپلوڈ کیا اور ماہنامہ مخزن علم، مارچ 2021ء کے شمارے میں شائع بھی ہوا۔ اس مقالے میں ہم نے ایک تجویز یہ بھی رکھی تھی کہ طلباء کے لیے مقالہ نگاری کی تربیت کا اہتمام کیا جائے اور اس کے لیے باقاعدہ کلاسز کا انعقاد ہو جس کا آغاز رابعہ یا خامسہ سے ہونا چاہیے تاکہ جب طلباء درس نظامی مکمل کر کے فارغ ہوں تو ایک اچھے عالم، اچھے معلم، اچھے خطیب اور اچھے امام مسجد کے ساتھ اچھے محقق و مصنف بھی بن سکیں اور اس کے لیے ایک مختصر خاکہ بھی پیش کیا تھا۔

کنز المدارس کا پہلا سال ہے اور پہلے سال ہی دعوت اسلامی کے تحت چلنے والے جامعات میں دورہ حدیث کے طلباء کے لیے اس نے مقالہ نگاری کی تربیتی نشست کا اہتمام کیا ہے جو خوش آئند قدم ہے۔ مگر جو چیز کئی مہینوں، سالوں اور مسلسل محنت و ریاضت کی متقاضی ہو اس کمی کو چند گھنٹوں کی نشست میں پورا نہیں کیا جا سکتا اس سے آپ زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتے ہیں کہ طلباء کے ذہن میں اس کام کی اہمیت بٹھا دیں گے وہ بھی اس کے جو اس میں دلچسپی لے گا۔

وقت اور حالات اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کہ مقالہ نگاری کے لیے طلباء کی اچھے طریقے سے تربیت کی جائے اور ان کے لیے ایسا سخت نظام بنایا جائے کہ ہر طالب علم اپنا مقالہ خود لکھے اور اس کے لیے وہ شروع سے ہی تیاری کر لے۔ اس سلسلہ میں راقم الحروف کی چند تجاویز پیش خدمت ہیں۔

❀ ہر طالب علم کو مقالہ نگاری کی تربیت کے مراحل سے گزارہ جائے۔

❀ مقالہ چیک کرنے کا نظام سخت سے سخت ہو۔

❀ ہر بورڈ کی ایک آفیشل ویب سائیٹ ہو اور اس پر ہر سال لکھے جانے والے مقالات میں سے انتخاب کر کے انہیں اس سائیٹ پر اپلوڈ کر دیا جائے تاکہ دیگر محققین و مصنفین بھی ان سے استفادہ کر سکیں۔

❀ اہم اور ضروری موضوعات پر مشتمل مقالات کو بورڈ کی جانب سے لازمی شائع کیا

جائے یا پھر ملک کے اشاعتی اداروں کو ان مقالات کو طبع کروانے کی اجازت دی جائے۔

❀ صرف دینی موضوعات پر ہی مقالات نہ لکھوائے جائیں بلکہ ایک تعداد عصری موضوعات اور عصرِ حاضر میں اسلام کو درپیش چیلنجز پر مشتمل مقالے بھی لازمی شامل ہوں۔

❀ مخطوطات اور علمائے اہل سنت کی قلمی وغیر محققہ کتب کی تحقیق و تدوین بھی ان مقالات میں شامل ہو اور اس کے لیے ادارہ کتاب کا انتخاب طالب علم پر نہ چھوڑے بلکہ خود ہی ان کتب کا انتخاب کر کے اس کی فہرست شائع کرے جن پر کام کروانا چاہتا ہے اور طالب علم کے لیے مواد یعنی مخطوطے یا قلمی کتاب کے مسودے کا انتظام بھی کر کے دے۔ (اس میں طالب علم کو یہ اختیار دیا جا سکتا ہے کہ اگر وہ ادارے کی طرف سے شائع کردہ فہرست کے علاوہ کسی اور کتاب کے مخطوطے یا قلمی وغیر محققہ کتاب پر کام کرنا چاہتا ہے تو اس کی ضرورت و اہمیت سے ادارے کو آگاہ کر کے اجازت نامہ حاصل کر لے)۔

ایک اور اہم چیز جسے میں اہل سنت کے لیے ضروری سمجھتا ہوں وہ تخصص فی التصنیف کی ضرورت ہے دیگر تخصصات کی طرح اہل سنت کو اس کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے یہ تخصص اہل سنت کو صرف لکھنے والے ہی نہیں بلکہ اچھے لکھنے والے رجال فراہم کرے گا۔ دعوت اسلامی کو تو اس کا ضرور اہتمام کرنا چاہیے کہ المدینۃ العلمیہ میں درس نظامی کی شرط کے ساتھ صرف انہیں افراد کو لیا جائے جنہوں نے تخصص فی التصنیف کیا ہو تاکہ المدینۃ العلمیہ میں آنے والوں کی تین چار سال تربیت کرنے کی بجائے ان سے آتے ہی وہ کام لیا جائے جس کے لیے انہیں اس شعبے میں لیا جاتا ہے۔

یہ تخصص چھ ماہ، ایک سال یا دو سال کا ہو سکتا ہے اس میں وہ تمام چیزیں سکھائی جائیں جس کی آج کے دور میں ایک محقق و مصنف کو ضرورت ہوتی ہے۔

اوقات صبح میں خیر و برکت کے اسباب

تحریر مولانا منیب احمد قادری

بندہ مومن کی زندگی میں بہت سے ایسے اعمال ہیں جو باعث برکت و رحمت ہیں وہ اعمال کبھی قربِ الٰہی کا ذریعہ، عذاب الٰہی سے نجات اور کبھی انسان کی زندگی میں اضافہ اور کبھی انسان کے لئے تسکین کا سبب بنتے ہیں۔ مختلف احادیث و روایات میں بہت سے ایسے اعمال کا ذکر ہوا ہے جنہیں صبح میں کرنے کے اسباب سے برکت اور رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

حدیث قدسی ہے:

قال الله تعالى: يا ابنَ آدمَ! اذكُرني بعد الفجرِ و بعد العصرِ ساعةً، اكفكَ ما بينهما

ابن آدم! نماز فجر اور عصر کے بعد کچھ وقت کے لئے میرا ذکر کر میں درمیانی وقت میں تجھے کافی ہو جاؤں گا۔ کنز العمال، ج1،ص420،حدیث نمبر 1795

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من صلى الفجر في جماعة ثم جلس يذكر الله حتى تطلع الشمس ثم صلى ركعتين كانت له كاجر حجة وعمرة تامة

جس شخص نے نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھی پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھیں اس کے لیے حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ (سنن ترمذی حدیث نمبر 586)

نماز فجر اور اس کے بعد کا وقت برکت والا ہے۔

نماز فجر اور اس کے بعد کا وقت اس لحاظ سے بڑی اہمیت والا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ رب العزت سے اپنی امت کے لئے صبح کے وقت میں برکت عطا کرنے کی دعا فرمائی ہے: اللهم بارك لامتي في بكورها ''اے اللہ! میری امت کے صبح کے وقت میں برکت ڈال دے'' (الترغیب 307/2)

جو شخص اپنے دن کا آغاز نماز فجر سے کرے گا یقینا اس کے ہر کام میں اللہ کی طرف سے برکت کی قوی امید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کہیں کوئی لشکر روانہ فرماتے تو فجر کے وقت منہ اندھیرے ہی روانہ فرماتے تھے۔ مذکورہ حدیث کے راوی سیدنا صخر رضی اللہ عنہ تاجر ہیں اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے یہ اپنا تجارتی مال دوسرے علاقوں میں بھیجتے تو صبح صبح ہی بھیجتے، ان کے اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی تجارت میں بڑی برکت ڈال دی اور وہ بڑے خوشحال اور مال دار ہو گئے۔ (صحیح الترغیب: 307/2)

نماز فجر پڑھنے والا اللہ کی امان میں ہے:

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ

ترجمہ: حضرت سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ رب تعالیٰ کی امان میں ہے لہذا رب تعالیٰ تم سے اپنی امان کے بارے میں پوچھ گچھ نا فرمائے کیونکہ جب وہ کسی سے اپنی امان کے بارے میں پوچھ گچھ فرمائے گا تو اس کی سخت پکڑ فرمائے گا اور پھر اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔ (مسلم، کتاب المساجد و موضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ العشاء والصبح ... الخ، ص ۳۲۹، حدیث: ۶۵۷)

صبح کے اوقات میں بندوں کے درمیان رزق تقسیم کیا جاتا ہے

"ان مابین طلوع الفجر و طلوع الشمس ساعة تقسم فيها الارزاق وليس مَن حَضَر القِسمةَ كمن غابَ" (التنویر شرح الجامع الصغیر (495/3))

ترجمہ: طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے مابین ایک گھڑی ہے۔ جس میں بندوں کی روزی تقسیم کی جاتی ہے اور جو تقسیم کے وقت حاضر رہا وہ غائب کی مانند نہیں ہوسکتا۔

نماز فجر کے بعد سونا

عن علی مرفوعًا: "ماعَجَّت الارضُ من شيءٍ كعَجِيها من ثلاثة : من دمٍ يُسفَكُ عليها، اوغُصْلٍ من زِنى، اونوقبلَ طلوع الشمس" (دیلمی)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ زمین کی سطح پر کیے جانے والے تین کاموں کی وجہ سے زمین اپنی تکلیف کا اظہار کرتی ہے ناحق خون بہنے سے، وغسل جو زنا کے ارتکاب کے بعد کیا جائے، اور طلوع آفتاب سے پہلے سونے سے۔

(مقاصد حسنہ 1/418)

عَنْ اَبِي وَائِلٍ، قَالَ: غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَوْمًا بَعْدَمَا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ، فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ، فَأَذِنَ لَنَا، قَالَ: فَمَكَثْنَا بِالْبَابِ هُنَيَّةً، قَالَ: فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ، فَقَالَتْ: أَلَا تَدْخُلُونَ، فَدَخَلْنَا، فَأَ ذَاهُو جَالِسٌ يُسَبِّحُ، فَقَالَ: مَامَنَعَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوا وَقَدْ اُذِنَ لَكُمْ؟ فَقُلْنَا: لَا، اِلَّا اَنَّا ظَنَنَّا اَنَّ بَعْضَ أَهْلِ الْبَيْتِ نَائِمٌ، قَالَ: ظَنَنْتُمْ بِآلِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ غَفْلَةً، قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ يُسَبِحُ حَتّٰى ظَنَّ أَنَّ الشَّمسَ قَدْطَلَعَتْ، فَقَالَ: يَاجَارِيَةُ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ؟ ... الحدیث (صحیح مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ ہم صبح کی نماز پڑھنے کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی طرف سے اور دروازے سے سلام کیا انہوں نے ہمیں اجازت دیدی، مگر ہم تھوری دیر دروازے کے ساتھ ٹھہرے رہے تو ایک باندی آئی اور اس نے کہا کہ تم اندر کیوں نہیں داخل ہورہے ہو؟ تو پھر ہم اندر داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ بیٹھے تسبیح پڑھ رہے

ہیں انہوں نے فرمایا کہ: تمہیں کس چیز نے اندر داخل ہونے سے روکا ہے جب کہ تمہیں اجازت دے دی گئی تھی؟ تو ہم نے کہا کہ: کوئی بات نہیں سوائے اس کے کہ ہم نے خیال کیا کہ گھر والوں میں سے کوئی سو رہا ہو۔ تو حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ: تم نے ابن ام عبد کے گھر والوں کے بارے میں غفلت کا گمان کیا؟ راوی نے کہا کہ: پھر حضرت عبداللہ نے تسبیح پڑھنی شروع کر دی یہاں تک کہ پھر خیال ہوا کہ سورج نکل گیا ہے تو باندی سے فرمایا: دیکھو کیا سورج نکل آیا ہے۔ الحدیث

عن عثمان بن عفان قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلما: ."الصُّبحة تَمنعُ الرزق" ۔ (مسند احمد 1/547)

ترجمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کے وقت سوتے رہنے سے انسان رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

فَأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا رَأَى ابْنًا لَهُ نَائِمًا نَوْمَةَ الصُّبْحَةِ فَقَالَ لَهُ: قُمْ أَتَنَامُ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُقَسَّمُ فِيهَا الْأَرْزَاقُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے بیٹے کو صبح میں سوتے ہوئے دیکھا آپ نے اس سے کہا کہ اٹھ جاؤ تم اس وقت میں سو رہے ہو جس میں رزق تقسیم کیا جاتا ہے۔

جابر بن علقمة بن قیس فیماذکرہ البغوی فی شرح السنة، أنه قال: بلغاأن الأرض تعج الی الله من نومة العالم بعد صلاۃ الصبح، :بل عندالدیلمی (شرح السنۃ، 3 ص222)

جابر بن علقمہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر ملی کہ زمین اللہ تعالی کی بارگاہ میں نماز فجر کے بعد سونے والے عالم کی شکایت کرتی ہے۔

نماز فجر کے بعد سونے کا حکم

نماز فجر کے بعد بلا حاجت شدید سونا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے، صدر الشریعہ مفتی امجد

علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ دن کے ابتدائی حصہ میں سونا یا مغرب وعشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے (بہار شریعت، حصہ 16) چونکہ یہ رزق کی تقسیم کا وقت ہے، متعدد روایات میں ہے کہ: اللہ تبارک وتعالیٰ صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک مخلوق کے لئے رزق تقسیم کرتے ہیں، یعنی جو لوگ اس وقت میں غافل رہتے ہیں وہ رزق کی برکت سے محروم رہتے ہیں، اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ: یہ ممانعت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک پورے درمیانی وقت میں سونے میں ہے، اور اس وقت سونا غفلت شعار لوگوں کا رویہ ہے۔ اسی طرح سلف کے تعامل کے بھی خلاف ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ فجر کی نماز پڑھ لیتے تو سورج طلوع ہونے تک اپنی نماز کی جگہ پر ہی بیٹھے رہتے تھے، اور ذکر واذکار میں مشغول رہتے، اس وقت میں ذکر خدا میں لگے رہنا رزق کے حصول میں زیادہ باعث نفع ہے۔

نماز فجر کے بعد قرآن کی تلاوت

احادیث طیبہ میں نماز فجر کے بعد تلاوت قرآن کریم اور مختلف سورتوں کے پڑھنے کے فضائل وارد ہوئے ہیں۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اقرأوا البقرة، فإن أخذها بركة وتركها حسرة ولا تستطيعها البطلة السحرة۔ رواه مسلم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سورۃ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا برکت ہے، اور اس کا چھوڑنا حسرت اور بدنصیبی ہے، اور اہل باطل اس پر قابو نہیں پا سکتے۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر 804)

وقال صلى الله عليه وسلم: من قرأ في بيته ليلاً لم يدخل الشيطان بيته ثلاث ليال، ومن قرأها نهارا لم يدخل الشيطان بيته ثلاثة أيام۔ (شعب الایمان للبیہقی، حدیث نمبر 2161)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے سورۃ بقرہ کو گھر میں رات کے وقت پڑھا شیطان اس کے گھر میں تین راتوں تک داخل نہیں ہوگا اور جس نے اسے دن میں پڑھا

شیطان تین دن تک اس کے گھر میں داخل نہیں ہوگا۔

صبح سویرے صدقہ کرنے کی اہمیت

عن أنس مرفوعاً: باکروابالصدقة، فان البلاء لا یتخطی الصدقة حَسبیَاللّٰہُ لا الہَ اِلّاھو، علیہ توکَّلتُ، وھوربُّ العَرشِ العَظیمِ)، سَبعَ مراتٍ، کَفاہ اللّٰہُ ما أھَمّہ من أمرِ الدُّنیا والآخِرةِ۔ رواہ البیہقی

(شعب الایمان، 7831)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صدقہ میں جلدی کرو کہ مصیبت صدقات سے آگے نہیں بڑھتی جس نے حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ، عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ سات بار پڑھا اللہ تعالی اس کے لئے دنیا اور آخرت کے امور میں کفایت فرمائے گا۔

نماز فجر کے بعد درود وسلام کے فضائل وبرکات

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حین یُصْبِحُ عَشْرًا، وحین یُمْسِی عَشْرًا أَدْرَکَتْہ شفاعتی یومَ القیامةِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر صبح دس بار، اور شام دس بار درود شریف پڑھے بروز قیامت وہ میری شفاعت پائے گا۔ (جلاء الافہام ص63)

مختلف اوراد و وظائف

حدیث شریف میں ہے جس شخص نے صبح اور شام یہ دعا تین تین بار پڑھی اس دن اس نے شکر ادا کیا۔

اللّٰھمَّ ما أصبحَ بی منْ نعمةٍ أوبأحدٍ منْ خلقِكَ وحدكَ، لا شریكَ لكَ، فلكَ الحمدُ ولكَ الشکر

اے اللہ! جو بھی نعمت میرے پاس یا تیری مخلوق میں سے کسی کے پاس بھی ہے صبح کے وقت میں موجود ہے تو وہ صرف تنہا تیری ہی جانب سے ہے (ان میں) تیرا کوئی شریک

نہیں، پس تیرے لئے ہی ساری تعریف اور شکر ہے۔ (سنن ابوداود حدیث نمبر 5073)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

(بخاری شریف حدیث نمبر 6306)

جس نے یقین سے دن میں اس کو پڑھا اور وہ اسی دن مر گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے رات کو اس کو پڑھا اور وہ رات کو ہی مر گیا تو وہ جنتی ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ، إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ، أَوْزَادَ عَلَيْهِ

صحیح مسلم کتاب، ذکر الٰہی دعا، توبہ، اور استغفار، باب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہنے۔۔۔۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے صبح کے وقت یا شام میں سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سو بار کہا قیامت کے دن اس سے افضل کوئی شخص نہیں ہوگا سوائے اس آدمی کے کہ جو اس کی مثل پڑھے یا اس سے زیادہ پڑھے۔

وعَنْ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قال: سَمِعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِنْ قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثٍ، لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ

(سنن الترمذی، 3388)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا جس نے بِسْمِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، تین بار صبح پڑھی صبح تک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور جس نے صبح کو تین بار پڑھا اسے شام تک کوئی

مصیبت نہیں پہنچے گی۔

صبح وشام خوشی کا حصول

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کو (سورت) یٰسین کی تلاوت کی تو وہ شام تک خوشی میں رہے گا جس نے شام کو سورۃ یٰسین کی۔
تلاوت کی تو وہ صبح تک خوشی میں رہے گا۔

(فضائل القرآن لابن الضریس۔ واوردہ ابن عطیة بالمعنی، والقرطبی، بنحوہ فی تفسیر یہما، بل قال ابن عطیة و یصدق ذالك التجربة)

حاجت پوری ہو

حضرت عطاء ابن ابی رباح (جلیل القدر تابعی) سے روایت ہے فرمایا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے دن کے شروع میں سورۃ یٰسین پڑھی تو اس کی حاجات (دینی دنیاوی یا اخروی یا مطلقاً تمام ضرورتیں) پوری کی جائیں گی۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب فضائل القرآن)

خلاصہ بحث

☆ نماز فجر اور عصر کے بعد ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والے کو اللہ تعالیٰ کافی ہو جاتا ہے۔
☆ نماز فجر کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا اور طلوع آفتاب کے بعد اشراق کی دو رکعتیں ادا کرنے والے کو حج وعمرہ کا ثواب ملتا ہے۔
☆ نماز فجر کے بعد کے اوقات اس امت کے لئے برکت والے ہیں۔
☆ نماز فجر کے بعد بغیر ضرورت کے سونا منع اور تنگی کا باعث ہے
☆ نماز فجر پڑھنے والا اللہ کی حفاظت میں رہتا ہے۔
☆ جس گھر میں نماز فجر کے بعد سورۃ بقرہ کی تلاوت کی جائے وہ گھر تین دن تک اللہ کی امان میں رہتا ہے۔
☆ صبح سویرے صدقہ کرنے والا مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے۔
☆ صبح سورۃ یٰسین کی تلاوت کرنے والا شام تک آفات سے محفوظ رہتا ہے۔

کیا گستاخ کا قتل رواداری و آزادی کے خلاف ہے؟؟

گستاخ رسول کے لیے ہدایت کی دعا دینے اور اسکو بلاحکمِ قاضی قتل کرنے اور مسلم وغیر مسلم ممالک کے گستاخ کے حکم کی تحقیق

تحریر: علامہ عنایت اللہ حصیر

سیالکوٹ واقعہ...... نیوز چینلز صحافی سیاستدان پہلے ہی سے اسے بے گناہ قرار دے رہے ہیں یہ غلط ہے...... گستاخ تھا تو ثبوت اکھٹا کرتے، سمجھاتے، عدالت لے جاتے، خود ہی جج بن کر قتل کرنا گھسیٹنا عموما ٹھیک نہیں...... جانبدارانہ رپوٹنگ تبصرے پوسٹنگ بھی ٹھیک نہیں، کہا جائے کہ گستاخی دہشتگردی ہے، سزائے موت کا برحق قانون ہے مگر قانون ہاتھ میں لینا بے ثبوت الزام لگانا بھی ٹھیک نہیں، شفاف تحقیق ہوگی۔

خلاصہ:

فقہ حنفی میں احادیث و آثار دلائل کے مطابق بلاعمد گستاخی ہو یا عمداً بلاتکرار بلافساد گستاخی ہوتو توبہ کرائی جائے گی، توبہ کرلیں تو سزا بھی معاف۔

مگر!

ضدی فسادی گستاخ یا بار بار گستاخی کرنے والے کو بھی اگرچہ توبہ کرائی جائے گی توبہ نہ کرے یا توبہ کرے تو اگرچہ توبہ قبول مگر ضدی فسادی بار بار گستاخی والے کو اب قاضی سزا موت دے یا کوئی عام آدمی معتبر اعلم البلد عالم حکما قاضی سے اجازت لے کر قتل کرے یا بلااجازت ہی قتل کردے تو جائز ہے۔

گستاخ کی توبہ چونکہ قبول ہے اس لیے اس کے لیے دعاء ہدایت کرنی چاہیے عاشق رسول بن جانے کی دعا کرنی چاہیے اور ساتھ میں یہ بھی دعا کی جائے کہ یا اللہ اگر گستاخوں

کے مقدر میں توبہ نہیں تو انہیں تباہ و برباد کر، انکے شر و اذیت سے محفوظ فرما۔

گستاخ غیر گستاخ سب کے لیے دعاءِ ہدایت:

ابو جھل کا گستاخ و دشمن اسلام ہونا بچے بچے کو معلوم ہے اور سیدنا عمر مسلمان ہونے سے پہلے دشمنان اسلام میں شمار ہوتے تھے، مسلمان ہونے پے اپنی بہن کو مارا پیٹا اور نبی پاک کے قتل کے ارادے سے نکلے مگر نبی پاک نے ان کے لیے بھی ہدایت کی دعا کی:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »اللَّهُمَّ أَعِزَّ الإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ«

ترجمہ: بے شک رسول کریم نے فرمایا یا اللہ اسلام کو عزت عطا فرما ان دو لوگوں میں سے کسی ایک کو ہدایت دے کر جو تجھے زیادہ محبوب ہو، ابو جھل یا عمر بن خطاب

(سنن الترمذي شاكر ,5 / 617 حديث 3681)

نبی پاک نے تو تمام امتِ دعوت مسلم غیر مسلم گستاخ غیر گستاخ سب کے لیے ہدایت کی دعا کی ہے...علامہ مُلا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

فَدُعَاؤُهُ بِالْهِدَايَةِ لِجَمِيعِ أُمَّتِهِ قَدْ وَقَعَ فِي قَوْلِهِ: اللَّهُمَّ اهْدِ قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔

ترجمہ: حدیث پاک میں تمام امت دعوت کے لیے نبی پاک نے دعا فرمائی کہ یا اللہ میری قوم کو ہدایت دے یہ نہیں جانتے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ تحت الحدیث 4740)

مرتد، اسی طرح گستاخ کی سزا میں اگرچہ تفصیل ہے مگر اس سے توبہ کرائی جائے گی انکی توبہ قبول ہے

الحدیث: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْلَمَ، ثُمَّ ارْتَدَّ وَلَحِقَ بِالشِّرْكِ، ثُمَّ تَنَدَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَى قَوْمِهِ: سَلُوا لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَجَاءَ قَوْمُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: إِنَّ فُلَانًا قَدْ نَدِمَ، وَإِنَّهُ أَمَرَنَا أَنْ نَسْأَلَكَ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَنَزَلَتْ: { كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ

قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ } إِلَى قَوْلِهِ : { غَفُورٌ رَحِيمٌ }، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَسْلَمَ -

ترجمہ: ایک انصاری مسلمان ہوا پھر مرتد ہو گیا اور مشرکوں کے ساتھ جا ملا پھر وہ نادم ہوا تو اس نے اپنی قوم کی طرف پیغام بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرو کہ کیا میری توبہ قبول ہے تو اسکی قوم رسول کریم کی طرف آئی اور عرض کیا کہ فلاں مرتد ہو چکا ہے اور اس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ سے پوچھیں کہ کیا میری کوئی توبہ قبول ہے تو یہ آیت نازل ہوئی { كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ } إِلَى قَوْلِهِ: { غَفُورٌ رَحِيمٌ } تو قوم نے یہ پیغام اس کی طرف بھیجا اور وہ مرتد مسلمان ہو گیا (اور اس کی توبہ قبول ہو گئی) (نسائی حدیث 4068)

الحدیث: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ، وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : { كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ } إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، فَبَعَثَ بِهَا قَوْمُهُ، فَرَجَعَ تَائِبًا، فَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ مِنْهُ

ترجمہ: بے شک ایک انصاری مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا ملا تو یہ آیت نازل ہوئی { كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ } إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، تو قوم نے یہ آیت اس کی طرف بھیجی اور وہ واپس توبہ کرتے ہوئے مسلمان ہو گیا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کی توبہ قبول فرمالی (مسند احمد حدیث 2218)

وَإِنِّي مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ لِبَنِي حَنِيفَةَ، فَإِذَا هُمْ يُؤْمِنُونَ بِمُسَيْلِمَةَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ، فَجِيءَ بِهِمْ، فَاسْتَتَابَهُمْ

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ میں مسجد بنی حنیفہ کے پاس سے گزرا تو وہ لوگ مسیلمہ کذاب پر ایمان لاتے تھے تو سیدنا عبداللہ نے ان مرتدین کی طرف بھیجا اور مرتدین کو لایا گیا تو سیدنا عبداللہ نے ان سے توبہ کرائی (ابوداود روایت 2762)

مذکورہ حدیث وروایات میں توبہ کرانے اور توبہ قبول کرنے کی بات اگرچہ مرتد کے متعلق ہے مگر علماء نے استدلال کرتے ہوئے عام گستاخ کو مرتد کے زمرے میں رکھا ہے

وأما من قال بقبول توبته فظاهر كلامهم أنهم يقولون باستتابته كما يستتاب المرتد...فذهب الجمهور من أهل العلم إلى أن المرتد يستتاب، وحكى ابن القصار أنه إجماع من الصحابة على تصويب قول عمر في الاستتابة، ولم ينكره أحد منهم، وهو قول عثمان وعلي وابن مسعود، وبه قال عطاء بن أبي رباح والنخعي والثوري ومالك وأصحابه، والأوزاعي والشافعي وأحمد وإسحاق وأصحاب الرأي

ترجمہ: جو (صحابہ تابعین فقہاء) اس چیز کے قائل ہیں کہ گستاخ کی توبہ قبول ہے تو ان کے کلام کا ظاہر یہ ہے کہ گستاخ سے توبہ کرائی جائے گی جیسے کہ مرتد سے توبہ کرائی جاتی ہے تو جمہور اور اکثریت اہل علم کی اس طرف گئی ہے کہ مرتد سے توبہ کرائی جائے گی۔ ابن القصار نے فرمایا کہ اس بات پر اجماع صحابہ ہو چکا ہے کہ سیدنا عمر نے مرتد سے توبہ کرائی اور صحابہ نے آپ کو صحیح قرار دیا اور کسی نے بھی اختلاف نہ کیا تو یہ اجماع صحابہ ہو گیا اور یہی قول ہے سیدنا عثمان کا، یہی قول ہے سیدنا علی کا، یہی قول ہے سیدنا ابن مسعود کا اور ایسا ہی کہا ہے سیدنا عطاء بن ابی رباح نے اور سیدنا النخعي والثوري نے اور امام مالک وأصحابہ نے، اور امام الأوزاعي و الشافعي نے، اور امام أحمد و إسحاق اور اصحاب الرأي (یعنی یہی کہا ہے احناف نے) رضی اللہ تعالیٰ عنھم ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین

(السیف المسلو، ص 215 بحذف یسیر)

ثابت ہوا عام مرتد کی توبہ قبول ہے اور فقہ حنفی مالکی شافعی کے مطابق عام گستاخ بھی مرتد کے حکم میں ہے لہٰذا اس سے توبہ کرائی جائے گی، اسکی توبہ قبول کی جائے گی۔ البتہ بار بار گستاخی یا سر عام گستاخی کے ذریعے فساد پھیلانے والے کی توبہ اگرچہ قبول ہے مگر اسے قتل کیا جائے گا بلکہ بلا اجازت قاضی عام آدمی قتل کر سکتا ہے؟ جسکی تفصیل نیچے آ رہی ہے۔

فقہ حنفی کے مطابق گستاخ و مرتد کا ایک ہی حکم کہ انہیں سمجھایا جائے توبہ کا کہا جائے

توبہ کرلیں تو قتل نہ کیے جائیں سوائے اس کے کہ ضدی فسادی گستاخ یا بار بار گستاخی کرنے والے کو قتل ہی کیا جائے گا چاہے توبہ ہی کیوں نہ کر لے۔

قلت: أرأيت الرجل المسلم إذا ارتد عن الإسلام كيف الحكم فيه؟ قال: يعرض عليه الإسلام، فإن أسلم وإلا قتل

ترجمہ: امام محمد نے امام ابوحنیفہ علیہما الرحمۃ سے پوچھا کہ ایک شخص مرتد ہو گیا تو اس کا کیا حکم ہے تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ اس پر اسلام پیش کیا جائے گا (اسکے اعتراضات و خدشات کا رد کیا جائے گا سمجھایا جائے گا) اگر اسلام کو قبول کر لے تو ٹھیک ورنہ قتل کر دیا جائے گا (الاصل للشیبانی ط قطر,7/492)

یہ تو تھا مرتد کا حکم اور فقہ حنفی وشافعی میں عام گستاخ کا حکم بھی مرتد کی طرح ہے۔

أَنَّ مَذْهَبَ أَبِي حَنِيفَةَ وَالشَّافِعِيِّ حُكْمُهُ حُكْمُ الْمُرْتَدِّ، وَقَدْ عُلِمَ أَنَّ الْمُرْتَدَّ تُقْبَلُ تَوْبَتُهُ كَمَا نَقَلَهُ هُنَا عَنْ النُّتَفِ وَغَيْرِهِ. فَإِذَا كَانَ هَذَا فِي سَابِّ الرَّسُولِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَفِي سَابِّ الشَّيْخَيْنِ أَوْ أَحَدِهِمَا بِالْأَوْلَى۔

ترجمہ: بے شک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ عام گستاخ کا حکم مرتد والا حکم ہے۔ اور بے شک اس سے پتہ چلا کہ مرتد کی توبہ قبول ہے جیسے کہ یہاں پر نقل ہے نتف وغیرہ سے۔ جب عام گستاخ رسول کی توبہ قبول ہے تو سیدنا ابوبکر اور عمر کے گستاخ کی توبہ بھی بدرجہ اولیٰ قبول ہے ((ردالمحتار),4/234)

امام اہلسنت مجدد دین وملت سیدی احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

ہمارے ائمہ مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے نزدیک ساب (عام گستاخ رسول) مرتد ہے اور اس کے سب احکام مثل مرتد، مرتد اگر توبہ کرے تقبل ولا یقتل (قبول کریں گے اور قتل نہ کریں گے) (فتاوی رضویہ 15/152)

گستاخ ومرتد کو سمجھایا جائیگا اور بار بار گستاخی کرنے والے یا ضدی فسادی گستاخ کو

بلا حکم قاضی قتل کرنا جائز ہے۔

الحدیث: ایک عورت صحابی کے سامنے گستاخی کیا کرتی تھی، اسے صحابی نے بہت سمجھایا مگر وہ نا مانی، ایک رات حسبِ عادت گستاخی کر رہی تھی تو صحابی نے اسے قتل کر دیا اور معاملہ رسول کریم تک پہنچا تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فیصلہ فرمایا کہ:

ألا اشهدوا أن دمها هدر

ترجمہ: خبردار سب سن لو۔! بے شک اس (گستاخِ رسول) کا خون رائیگاں ہے۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابی نے بار بار سمجھایا تا کہ توبہ کرے اور قتل سے بچے، مگر وہ بار بار گستاخی کرتی رہی تو صحابی نے بار بار گستاخی کرنے والے کو قاضی کے حکم کے بغیر قتل کر ڈالا اور پھر قاضی اعظم یعنی رسول کریم کے پاس پہنچے تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے بار بار گستاخی کرنے والے گستاخ کا خون راءیگاں قرار دیا۔ یہی حکم فقہ حنفی میں بیان کیا گیا ہے۔ جس طرح چور کو سزا قاضی دیگا مگر جسکا چور ہونا معروف ہو اور چوری کر رہا ہو تو اسے بلا حکم قاضی عام آدمی بھی قتل کر سکتا ہے اسی طرح بدرجہ اولیٰ گستاخ جسکی گستاخی مشہور ہو فسادی ہو گستاخی الحاد فساد پھیلا رہا ہو تو اسے بلا اجازت قاضی وعدلیہ کوئی بھی عام آدمی قتل کر سکتا ہے۔

مسلۂ: رأى رجلا يسرق ماله فصاح به أو ينقب حائطه أو حائط غيره وهو معروف بالسرقة فصاح به ولم يهرب حل قتله ولا قصاص عليه

ترجمہ: (خلیفہ اعلیٰ حضرت مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ اسکا تفسیری ترجمہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

مکان میں چور گھسا اور ابھی مال لے کر نکلا نہیں اس نے شور وغل کیا مگر وہ بھاگا نہیں یا اس کے مکان میں یا دوسرے کے مکان میں نقب لگا رہا ہے اور شور کرنے سے بھاگتا نہیں، اس کو قتل کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ چور ہونا اس کا مشہور ومعروف ہو۔ (النہر الفائق شرح کنز الدقائق,3/165] [(ردالمحتار),6/546] [بہارِ شریعت حصہ 17 صفحہ 761)

بار بار گستاخی کرنے یا فساد پھیلانے یا مشہور و معروف گستاخ ہونے کی شرط اوپر حدیث اور دیگر احادیث اور کتب فقہ سے ثابت ہے۔

وَلِهَذَا أَفْتَى أَكْثَرُهُمْ بِقَتْلِ مَنْ أَكْثَرَ مِنْ سَبِّ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِنْ أَسْلَمَ بَعْدَ أَخْذِهِ...فَقَدْ أَفَادَ أَنَّهُ يَجُوزُ عِنْدَنَا قَتْلُهُ إِذَا تَكَرَّرَ مِنْهُ ذَلِكَ وَأَظْهَرَه..قَوْلُهُ وَبِهِ أَفْتَى شَيْخُنَا) أَيْ بِالْقَتْلِ لَكِنْ تَعْزِيرًا كَمَا قَدَّمْنَاهُ عَنْهُ وَيَنْبَغِي تَقْيِيدُهُ بِمَا إِذَا ظَهَرَ أَنَّهُ مُعْتَادُهُ كَمَا قَيَّدَهُ بِهِ فِي الْمَعْرُوضَاتِ أَوْ بِمَا إِذَا أَعْلَنَ بِهِ...بَلْ أَفْتَى بِهِ أَكْثَرُ الْحَنَفِيَّةِ إِذَا أَكْثَرَ السَّبَّ...جَوَازِ قَتْلِ الْمَرْأَةِ إِذَا أَعْلَنَتْ بِالشَّتْمِ فَهُوَ مَخْصُوصٌ مِنْ عُمُومِ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ...فَيَدُلُّ عَلَى جَوَازِ قَتْلِ الذِّمِّيِّ الْمَنْهِيِّ عَنْ قَتْلِهِ بِعَقْدِ الذِّمَّةِ، إِذَا أَعْلَنَ بِالشَّتْمِ أَيْضًا

ترجمہ ملخصا: اسی وجہ سے اکثر فقہاء احناف نے فتوی دیا ہے کہ جو بار بار نبی پاک کی گستاخی کرے اسے قتل کیا جائے گا چاہے وہ بظاہر مسلمان ہو یا ذمی کافر اگرچہ مسلمان ہوجائے (حربی گستاخ کافر تو بدرجہ اولیٰ قتل کیا جائے گا)

اس عبارت سے یہ فائدہ نکلتا ہے کہ ہم احناف کے نزدیک جب گستاخی بار بار ہو تو اس کو قتل کرنا جائز ہے۔ اور مصنف نے جو کہا ہے کہ اسی پر ہمارے استاد نے فتویٰ دیا ہے تو یہ فتویٰ تعزیراً قتل کرنا جائز ہے اور یہ قتل کرنا اس وقت جائز ہے جب وہ عادی گستاخ ہو یا بار بار گستاخی کرے یا سرعام گستاخی کر کے فساد پھیلائے تو ایسے گستاخ کو قتل کرنا جائز ہے۔ یہ تو ایک امام کا نہیں بلکہ اکثر احناف کا فتویٰ ہے۔ اسی طرح عورت اگر بار بار گستاخی کرے یا سرعام گستاخی کر کے فساد پھیلائے تو اسے قتل کرنا جائز ہے اسی طرح ذمی کافر کا بھی حکم یہی ہے ((ردالمحتار) 4,216 / 215 ملتقطا)

طاہر القادری کہتا ہے کہ غیر مسلم ممالک کے گستاخ اور گستاخانہ کارٹونز بنانے والوں پر اسلامی حکم یعنی سزاءموت لاگو نہیں ہوگی۔

جواب: یہ فتویٰ اس کے ایجنٹ منافق گمراہ ہونے کی واضح دلائل وشواہد میں سے ایک ہے کیونکہ ضدی عادی فسادی گستاخ کہیں بھی ہو، کسی بھی اسلامی غیر اسلامی ملک ریاست میں ہو اسے قتل کیا جائے گا۔اوپر بیان کردہ دلائل کے علاوہ بطور نمونہ دو واقعات، احادیث پیش ہیں۔

مکہ جب الگ غیر اسلامی ریاست، الگ ملک کا درجہ رکھتا تھا وہاں مشہور گستاخ رہتے تھے جو اللہ رسول مسلمانوں کی توہین و گستاخیاں کرتے، اشعار کہتے تھے۔فتح مکہ کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہ فرمایا کہ یہ لوگ چونکہ غیر اسلامی ملک کے گستاخ تھے اس لیے سزا نہیں۔ایسا نبی پاک نے نہ فرمایا: بلکہ ان غیر اسلامی ریاست ملک کے چند ضدی فسادی گستاخ باشندوں کے لیے حکم تھا کہ قتل کیے جائیں حتیٰ کہ یہاں تک فرمایا کہ اگر کعبے کے پردوں میں لپٹا ہو تب بھی قتل کر دو۔

الحدیث: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ

ترجمہ: ایک شخص نے نبی پاک سے عرض کی کہ ابن خطل (ضدی فسادی گستاخ) کعبے کے پردوں میں لپٹا ہوا ہے آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا اسے ہر حال میں قتل کر دو۔

اسی طرح خیبر یا حجاز الگ غیر اسلامی ریاست و ملک کا درجہ رکھتا تھا وہاں بھی ایک یہودی ضدی فسادی گستاخ ابو رافع رہتا تھا۔نبی پاک نے یہ نہ فرمایا کہ وہاں اسلامی شریعت نافذ نہیں لہٰذا گستاخ پے سزا نہیں، ایسا نہیں فرمایا بلکہ چند صحابہ کرام بھیجے تاکہ اسے چوری چھپے یا علی الاعلان یا کسی حیلے بہانے سے کسی بھی طرح قتل کر دیں۔

الحدیث: البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ اليَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الأَنْصَارِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ، وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ ملخصا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند انصار صحابہ کو خیبر بھیجا یہودی ابو رافع کو قتل کرنے کے لیے کیونکہ ابو رافع گستاخ رسول تھا، رسول کریم کو (زبان و کلام وغیرہ سے)

اذیت پہنچاتا تھا۔(صحیح البخاري,5/91 حديث4039)

قانون ہاتھ میں لیتے ہوئے گستاخِ رسول کو اسی وقت، اسی جگہ قتل کرنا؟

عظیم تابعی فقیہ و قاضی حضرت امام لیث بن سعد کہ جن کے بارے میں امام شافعی فرمایا کرتے تھے کہ:

وكان الإمام الشافعي يقول: اللَّيْثُ أَفْقَهُ مِنْ مَالِكٍ إِلَّا أَنَّ أَصْحَابَه لَمْ يَقُوْمُوا بِهِ

ترجمہ: امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت لیث بن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو امام مالک سے بھی زیادہ فقیہ و عالم تھے مگر افسوس کہ ان کے شاگرد ان کے اقوال وقضایا اور فتاوی جات کو مستقل مذہب کی صورت میں جمع نا کر سکے۔

ایسے عظیم تابعی کہ جو امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی بڑھ کر تھے انکا فتویٰ و فیصلہ سنیے۔!!

مَنْ شَتَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّة قَالَ اللَّيْثُ يُقْتَلُ مَكَانَهُ(بالحذف اليسير) اور فرمایا:

وقال الليث فى المسلم يسب النبى صلى الله عليه و سلم إنه لا يُناظر ولا يُستتاب ويُقتل مكانه

یعنی: عظیم فقیہ و قاضی تابعی امام لیث بن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی کرے تو کسی فیصلے، کسی مناظرے و مباحثے کی ضرورت نہیں، گستاخِ رسول کو اسی وقت، اسی جگہ قتل کر دیا جائے، گستاخ چاہے مسلم ہو یا غیر مسلم۔

ہم جمہور اہلسنت کا یہی موقف ہے کہ گستاخِ رسول کو سمجھایا جائے اسے عدالت سزائے موت دے الا یہ کہ ضدی عادی یا فسادی ہو تو عام آدمی بھی قتل کر سکتا ہے جیسے کہ اوپر تفصیل گذری مگر عدلیہ کی نظر اندازی، چالبازی، ایجنٹی، سستی ہوگی تو لوگ خود بخود لازماً حضرت لیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتویٰ پر عمل کریں گے اور دارین میں سرخ رو ہو جائیں گے، ثوابِ جزیل پائیں گے...ان شاءاللہ عزوجل

بارہ امام اور چودہ معصومین کے متعلق تحقیق

ڈاکٹر فیض احمد چشتی

محترم قارئینِ کرام: اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام علیہم السلام اور ملائکہ کے علاوہ کوئی بھی معصوم نہیں اور نہ ہی معصوم عن الخطاء۔ اس لیئے چودہ معصومین والا معاملہ یہاں ختم ہو گیا۔ اگر ہم مسلمان اپنے موجودہ عقائد کے تناظر میں بات کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے بعد کوئی بھی معصوم نہیں۔ اس لیے یہ عقیدہ رکھنا کہ فلاں امام یا شخصیت معصوم ہے، یہ غلط ہے۔ انبیاء اور ملائکہ علیہم السّلام کے علاوہ کوئی بھی معصوم نہیں یہ ہے عقیدہ اہلسنّت۔

علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ان الانبیاء علیھم السلام معصومون۔ یعنی تمام انبیاء معصوم ہیں۔ (شرح العقائد النسفیہ صفحہ 306)

جامع المعقول والمنقول علامہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الملائکۃ عباد اللہ تعالی العاملون بامرہ۔ یرید انھم معصومون۔

ترجمہ: ملائکہ بھی اللہ کے بندے ہیں اور اس کے حکم کے مطابق تمام امور سرانجام دیتے ہیں اور اس سے مراد یہ ہے کہ وہ معصوم ہیں۔ (شرح العقائد کی شرح النبراس صفحہ نمبر 287)

امام ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الانبیاء علیھم السلام کلھم منزھون۔ ای معصومون۔

یعنی تمام انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں۔ (منح الروض الازھر صفحہ نمبر 56، چشتی)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بشر میں انبیاء علیہم السلام کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ (فتاوی رضویہ جلد 14 صفحہ 187)

صدر الافاضل استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

لکھتے ہیں: انبیاء اور فرشتوں علیہم السّلام کے سوا معصوم کوئی بھی نہیں ہوتا، اولیاء (کو اللہ تعالٰی اپنے کرم سے گناہوں سے بچاتا ہے مگر معصوم صرف انبیاء اور فرشتے علیہم السّلام ہی ہیں۔

(کتاب العقائد صفحہ 21، چشتی)

عصمت انبیاء و ملائکہ علیہم السّلام کا معنی یہ ہے کہ ان کے لیے حفظ الٰہی کا وعدہ ہو چکا ہے جس کے سبب ان سے صدور گناہ محال ہے۔ انبیاء و ملائکہ علیہم السّلام کی طرح کسی دوسرے کو معصوم سمجھنا گمراہی و بد دینی ہے۔ اور رہی بات بچوں کو معصوم کہنے والی تو اس کا جواب یہ ہے کہ بچوں کو معصوم کہنا اس معنی میں نہیں ہوتا جس معنی میں شرعی اصطلاح ہے اس لیے بچوں کو معصوم کہنے والے پر کوئی حکم نہیں۔ عرفِ حادِث میں بچوں کو بھی "معصوم" کہہ دیا جاتا ہے لیکن شرعی اصطلاحی معنیٰ جو اوپر بیان کئے گئے اس سے وہ مراد نہیں ہوتے بلکہ لغوی معنیٰ یعنی بھولا، سادہ دل، سیدھا سادھا، چھوٹا بچہ، ناسمجھ بچہ، کم سن، والے معنیٰ میں کہا جاتا ہے۔ اس لئے اس معنیٰ میں بچوں کو معصوم کہنے پر کوئی گرفت نہیں اسے ناجائز بھی نہیں کہہ سکتے۔

جہاں تک ائمہ کی بات ہے تو فقہ میں چار ائمہ ہیں، ان کے اسمائے گرامی ذیل میں ہیں؛

1 امام اعظم سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

2 سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ

3 سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ

4 سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ

ان کے علاوہ کچھ لوگ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو بھی فقہ میں امام مانتے ہیں۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ آلِ رسول اور امت کے عظیم امام ہیں۔ ہمارے لیے لائقِ احترام اور حصول فیض و برکت کا ذریعہ ہیں۔

بارہ امام

ان کا ذکر احادیث میں ہے؟ یہ مجتہد تھے یا مقلد؟ کتب صحاح میں ان کے روایات ہیں؟ ان کی امامت کون سی ہے؟ ان کی طرف منسوب اقوال کہاں تک درست ہیں؟ کتب

صحاح میں ان سے کم روایات لینے کی وجہ؟

بارہ امام والے معاملے پر ہم امام اہل سنت مجدد دین وملت سیدنا الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ علیہ کا قول نقل کر دیتے ہیں کیونکہ آپ کی تحقیق حق ہے۔ چنانچہ امام اہل سنت مجدد دین وملت سیدنا الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ اس سے متعلقہ ایک سوال کے جواب میں رقم طراز ہیں: امامت اگر بمعنی مقتدٰی فی الدین ہونے کے ہے تو بلاشبہہ ان کے غلام اور غلاموں کے غلام مقتدٰی فی الدین ہیں، اور اگر اصطلاح مقامات ولایت مقصود ہے کہ ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں عبدالملک وعبدالرب، انہیں امامین کہتے ہیں، تو بلاشبہہ یہ سب حضرات خود غوث ہوئے۔ اور اگر امامت بمعنی خلافت عامہ مراد ہے تو وہ ان میں صرف امیر المومنین مولٰی علی وسیدنا امام حسن مجتبٰی کو ملی اور اب سیدنا امام مہدی کو ملے گی وبس رضی اللہ عنہم، باقی جو منصب امامت ولایت سے بڑھ کر ہے وہ خاصہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے جس کو فرمایا انّی جاعلک للناس اماما (میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔ت) وہ امامت کسی غیر نبی کے لئے نہیں مانی جاسکتی، **اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم** (حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول اللہ کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔ت) ہر غیر نبی کی امامت **اولی الامر منکم** تک ہے جسے فرمایا: **وجعلنٰھم ائمۃ یھدون بامرنا** (اور ہم نے انہیں امام کیا کہ ہمارے حکم سے بلاتے ہیں۔ت) مگر **اطیعوا الرسول** کے مرتبے تک نہیں ہوسکتی اس حد پر ماننا جیسے روافض مانتے ہیں صریح ضلالت و بے دینی ہے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تک تو بلاشبہہ یہ حضرات مجتہدین وائمہ مجتہدین تھے، اور باقی حضرات بھی غالباً مجتہد ہوں گے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

(فتاوٰی رضویہ، جلد 26 کتاب الفرائض، صفحہ 428)

امام اہل سنت مجدد دین وملت سیدنا الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ: بارہ امام جن کے نام عوام میں مشہور ہیں ان میں باستثنائے جناب امام علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ حضرت امام حسن وحضرت امام حسین وحضرت امام مہدی کے کسی اور امام کی نسبت صحیح حدیثوں میں اشارۃً یا صراحۃً کوئی خبر آئی ہے؟ امامت ان کی ولایت کے درجے پر ماننا

چاہئے ان کے عقائد واحکام واعمال وغیرہ ائمہ مجتہدین میں سے کسی ایک کے مشابہ تھے یا سب سے الگ؟ یہ خود مجتہد تھے یا مقلد؟ بعض اعمال وجفر وغیرہ کی کتابوں میں ان کے اقوال ملتے ہیں یہ کہاں تک صحیح ہیں؟ بعض کا یہ اعتراض ہے کہ صحاح کی کتابوں میں ان کی روایتیں بہت کم لی گئی ہیں حالانکہ ان کا خاندانی علم تھا ان سے زیادہ دوسرے کو کہاں تک واقفیت ہوسکتی ہے اہلسنت کی کتابوں میں ان کے حالات کم لکھنے کی کیا وجہ ہے؟

الجواب: کتب احادیث میں ان کا ذکر امام باقر رضی اللہ عنہ کی بشارت بتصریح نام گرامی صحیح حدیث میں ہے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ذکر فرمایا: کہ ان سے ہمارا سلام کہنا۔ سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ طلب علم کے لیے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے ان کی غایت تکریم کی اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (تاریخ دمشق الکبیر ترجمہ ۶۹۰۱ محمد بن علی بن حسین داراحیاء التراث العربی بیروت ۵۷ / ۲۱۵، ۲۱۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو سلام فرماتے ہیں، اور۔ اخرج منکما الکثیر الطیب۔ (تنزیہ الشریعۃ باب فی مناقب السبطین وامہما وآل البیت دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱ / ۴۱۱)) (اللہ تعالی تم دونوں کو کثیر پاکیزہ اولاد عطا فرمائے) میں ان سب حضرات کی بشارت ہے۔

ان کی امامت کون سی ہے؟

امامت اگر بمعنی "مقتدی فی الدین" ہونے کے ہے تو بلاشبہہ ان کے غلام اور غلاموں کے غلام مقتدی فی الدین ہیں، اور اگر اصطلاح مقامات ولایت مقصود ہے کہ ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں عبدالملک وعبدالرب، انہیں امامین کہتے ہیں، تو بلاشبہہ یہ سب حضرات خود غوث ہوئے۔ اور اگر امامت بمعنی خلافت عامہ مراد ہے تو وہ ان میں صرف امیر المومنین مولی علی وسیدنا امام حسن مجتبی کو ملی اور اب سیدنا امام مہدی کو ملے گی وبس رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین، باقی جو منصب امامت ولایت سے بڑھ کر ہے وہ خاصہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام ہے جس کو فرمایا: انی جاعلك للناس اماما (القرآن الکریم ۲ / ۱۲۴) (میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔ت) وہ امامت کسی غیر نبی کے لئے نہیں مانی جاسکتی،

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (القرآن الکریم ۴/ ۵۹)
(حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول اللہ کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔ت) ہر غیر نبی کی امامت اولی الامر منکم تک ہے جسے فرمایا: وجعلنھم ائمة یھدون بامرنا۔
(القرآن الکریم ۲۱/ ۷۳)

(اور ہم نے انہیں امام کیا کہ ہمارے حکم سے بلاتے ہیں۔ت) مگر "اطیعوا الرسول" کے مرتبے تک نہیں ہوسکتی اس حد پر ماننا جیسے روافض مانتے ہیں صریح ضلالت و بے دینی ہے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تک تو بلاشبہہ یہ حضرات مجتہدین وائمہ مجتہدین تھے، اور باقی حضرات بھی غالباً مجتہد ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باطنی طور پر ان کا مقام

یہ نظر بظاہر ہے ورنہ باطنی طور پر کوئی شک کا مقام نہیں کہ یہ سب حضرات عین الشریعۃ الکبریٰ تک واصل تھے۔

ان کی طرف منسوب اقوال کہاں تک درست ہیں؟

جو بسند صحیح ثابت یا کسی ثقہ معتمد کی نقل ہے اس کا ثبوت مانا جائے گا ورنہ مجاہیل یا عوام یا ایسی کتاب کی نقل جو رطب و یابس سب کی جامع ہوتی ہے کوئی ثبوت نہیں۔

صحاح میں روایت کم ہونے کی وجہ

صحاح میں صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایات بھی بہت کم ہیں، رحمت الٰہی نے حصے تقسیم فرما دیے ہیں کسی کو خدمت الفاظ، کسی کو خدمت معانی، کسی کو تحصیل مقاصد، کسی کو ایصال الی المطلوب، نہ ظاہری روایت کی کثرت وجہ افضلیت ہے نہ اس کی قلت وجہ مفضولیت۔ صحیحین میں امام احمد سے صدہا احادیث ہیں اور امام اعظم و امام شافعی سے ایک بھی نہیں، اور باقی صحاح میں اگر ان سے ہیں بھی تو بہت شاذ و نادر، حالانکہ امام احمد امام شافعی کے شاگرد ہیں، اور امام شافعی امام اعظم کے شاگردوں کے شاگرد رضی اللہ تعالی

عنہم اجمعین، بلکہ امام احمد کا منصب بھی بہت ارفع واعلیٰ ہے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے انہیں ربع اسلام کہا ہے۔* ہزاروں محدثین جو فقیہ تک نہ تھے ان سے جتنی روایات صحاح میں ملیں گے صدیق و فاروق بلکہ خلفائے اربعہ سے اس کا دسواں حصہ بھی نہ ملے گا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

یہ محض غلط وافتراء ہے کہ ان کے احوال اہلسنت کی کتابوں میں کم ہیں، اہلسنت کی جتنی کتابیں بیان حالات اکابر میں ہیں سب ان پاک مبارک محبوبانِ خدا کے ذکر سے گونج رہی ہیں اور خود ان کے ذکر میں مستقل کتابیں ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوٰی رضویہ، جلد 26 کتاب الفرائض صفحہ 428 تا 432، چشتی)

بارہ اماموں پر یقین یا ایمان رکھنے والوں کا یہ بھی ماننا ہے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہو چکی ہے اور وہ قرآن لے کر چھپ گئے تھے اب قربِ قیامت میں ان کا ظہور ہوگا، یہی وجہ ہے کہ اہلِ تشیع حضرات اپنی دعاؤں میں ایک دعا یہ بھی کرتے ہیں کہ اے اللہ امامِ زمانہ امام مہدی کا جلدی ظہور فرما۔ ایسے عقائد رکھنے والوں کو ''شیعہ اثنا عشری'' کہا جاتا ہے۔ یہ عقائد اہل سنت کے نزدیک باطل و گمراہ کن ہیں اور امام مہدی رضی اللہ عنہ کی ولادت ابھی نہیں ہوئی۔

اہلِ تشیع حضرات اپنا یہ مؤقف درست ثابت کرنے کے لیے بخاری و مسلم کی یہ روایت پیش کرتے ہیں: حضرت جابر ابن سمرہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اسلام بارہ خلیفوں تک غالب رہے گا جو سارے کے سارے قریش کے ہوں گے اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں کا دین جاری رہے گا جب تک ان میں بارہ شخص والی ہوں جو سب قریش سے ہوں گے اور ایک روایت میں ہے کہ دین قائم رہے گا حتی کہ قیامت قائم ہوجائے یا ان پر بارہ خلیفہ ہوں جو سارے قریش سے ہوں۔

اس حدیث کی شرح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں خلافت سے مراد خلافت نبوت نہیں یعنی خلافت راشدہ کیونکہ اس کی مدت صرف تیس سال ہے جو امام حسن پر ختم ہوتی ہے بلکہ خلافت امارت مراد ہے، خلیفہ بمعنی امیر ہے۔ اہل

سنت کے نزدیک اس فرمان عالی کے چند معنی کیے گئے ہیں: ایک یہ کہ یہ واقعہ امام مہدی کے بعد سے قیامت تک ہوگا ڈیڑھ سو سال میں یہ بارہ خلفاء ہوں گے، پہلے پانچ خلیفہ سبط اکبر یعنی امام حسن کی اولاد ہیں، پھر پانچ خلیفہ سبط اصغر یعنی امام حسین کی اولاد میں، پھر ایک خلیفہ امام حسین کی اولاد میں جیسا کہ بعض احادیث میں ہے۔ دوسرے یہ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سے لے کر قیامت تک یہ خلفاء مختلف وقتوں میں ہوں گے۔ تیسرے یہ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سے مسلسل بارہ امیروں کے زمانہ تک دین غالب رہے گا کفار کا غلبہ نہ ہوسکے گا اگرچہ ان میں سے بعض فاسق ظالم ہوں گے جیسے یزید ابن معاویہ وغیرہ۔ چوتھے یہ کہ آخری زمانہ میں بیک وقت بارہ بادشاہ مختلف ممالک میں ایسے ہوں گے جن کے سبب اسلام غالب ہوگا۔ واللہ اعلم! (اشعۃ اللمعات)۔ اس حدیث سے شیعہ اپنے بارہ امام ثابت کرتے ہیں جو حسب ذیل ہیں: علی، حسن، حسین، امام زین العابدین، محمد باقر، جعفر صادق، موسیٰ کاظم، علی رضا، محمد تقی، علی تقی، حسن عسکری، آخری میں امام مہدی (رضی اللہ عنہم) کہ یہ حضرات خلفاء برحق ہیں یعنی مستحق خلافت اگرچہ ان میں سے اکثر بظاہر خلیفہ نہ ہوئے۔ مگر یہ قول صراحۃً باطل ہے کہ شیعہ کے نزدیک ان کا زمانہ تا قیامت ہے ان کے زمانوں میں دین کہاں غالب رہا دین مغلوب ہوگیا حتی کہ امام مہدی کو غار میں چھپ جانا پڑا اب وہ قریب قیامت ہی آئیں گے۔ اہل سنت کی مذکورہ چار شرحوں میں تیسری شرح قوی معلوم ہوتی ہے، ان میں بارہ بادشاہوں میں آخری بادشاہ ولید ابن یزید ابن عبدالملک ابن مروان ہے، اس بادشاہ کے قتل ہونے پر مسلمانوں میں بڑا اختلاف پیدا ہوگیا، دیکھو اشعۃ اللمعات یہ ہی مقام۔ خلافت راشدہ اور غیر راشدہ اور امارت وسلطنت کا فرق ملحوظ رہے۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 228)

خلاصہ کلام یہ کہ بارہ امام نہ ہی ہمارے عقائد کا حصّہ ہیں اور نہ ہی ان پر ایمان لانا ضروری، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ کرام، آلِ نبی وائمہ اہل بیت اور تمام بزرگان دین رضوان اللہ علیہم اجمعین ہمارے لیے لائقِ احترام، قابلِ تعظیم اور ذریعہ بخشش ونجات ہیں لیکن انبیاء کرام اور ملائکہ مقربین علیہم السّلام کے بعد امت میں کوئی بھی معصوم نہیں۔

بارہ خلفا یا بارہ امام رضی اللہ عنہم

محترم قارئین کرام: کسی حدیث شریف میں بارہ اماموں کی صراحت نہیں ہے، البتہ بارہ خلفاء کا تذکرہ ضرور موجود ہے:

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ - وَفِي رِوَايَةٍ: لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ - وَفِي رِوَايَةٍ: لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْيَكُونُ عَلَيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْش ۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت جابر ابن سمرہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اسلام بارہ خلیفوں تک غالب رہے گا۔ جو سارے کے سارے قریش کے ہوں گے اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں کا دین جاری رہے گا جب تک ان میں بارہ شخص والی ہوں جو سب قریش سے ہوں گے اور ایک روایت میں ہے کہ دین قائم رہے گا حتی کہ قیامت قائم ہو جائے یا ان پر بارہ خلیفہ ہوں جو سارے قریش سے ہوں۔

(مشکواۃ المصابیح حدیث نمبر 5983 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)۔(صحیح بخاری رقم/7222))(صحیح مسلم واللفظ لہ (رقم/1821)

ان دونوں روایتوں کے الفاظ مختلف ہیں مطلب دونوں کا ایک ہی ہے۔

(مراۃ شرح مشکواۃ جلد نمبر 8)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ويحتمل أن يكون المراد مستحقي الخلافة العادلين، وقد مضى منهم من عُلم، ولا بد من تمام هذا العدد قبل قيام الساعة" انتهى ۔

ترجمہ: ممکن ہے اس حدیث سے مراد خلافت کے ایسے حقدار ہوں، جو عادل و انصاف پسند ہونگے، جن میں سے کچھ معلوم ہیں اور باقی قیامت تک مکمل ہونگے۔

(صحیح شرح مسلم 12/202)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

هم خلفاء العَدْلِ ؛ كالخلفاء الأربعة ، وعمر بن عبد العزيز ، ولا بُدَّ من ظهور من يَتَنَزَّلُ مَنْزِلَتهم فى إظهار الحق والعدل ، حتى يَكْمُل ذلك العدد، وهو أولى الأقوال عندى" انتهى ۔ (المفهم شرح صحيح مسلم (8/4)

ترجمہ: اس سے عادل خلفاء مراد ہیں، جیسے خلفاء اربعہ، اورعمر بن عبدالعزیز، اور ہر وہ خلیفہ جو اظہار حق اور عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہوگا وہ اس حدیث کا مصداق بنے گا، حتی کہ یہ تعداد پوری ہو جائے۔

اس حدیث سے شیعہ اپنے عقیدے کے مطابق جو یہ استدلال کرتے ہیں کہ اس سے مراد بارہ امام ہیں، باطل و فاسد ہے۔ جو تعصب و جہالت اور خواہشات نفس پر مبنی ہے۔ کیونکہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً) فرمایا ہے (اثْنَا عَشَرَ اماما) نہیں فرمایا، نیز شیعہ کے بارہ اماموں میں سے متعدد کا خلافت کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہ تھا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ خُلفاء ہیں کہ والیانِ اُمّت ہوں اور عدل و شریعت کے مطابق حکم کریں، ان کا متصل مسلسل ہونا ضرور نہیں۔ نہ حدیث میں کوئی لفظ اس پر دال ہے، اُن میں سے خلفائے اربعہ وامام حسن مجتبیٰ وامیر معاویہ وحضرت عبداللہ بن زبیر وحضرت عمر بن عبدالعزیز معلوم ہیں اور آخر زمانہ میں حضرت سیدنا امام مہدی ہوں گے۔ رضی اللہ عنہم۔ یہ نو ہوئے باقی تین کی تعین پر کوئی یقین نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوی رضویہ جلد نمبر 27، چشتی)

محترم قارئینِ کرام: مذکورہ حدیث مبارکہ مختلف الفاظ کے ساتھ کتب احادیث میں موجود ہے:

بخاری شریف میں ہے کہ" بارہ امیر ہوں گے اور وہ سب قریش سے ہونگے۔

(صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 1073 کتاب الاحکام باستخلاف، چشتی)

مسلم شریف میں ہے: یہ معاملہ قیامت تک اسی طرح جاری رہے گا یہاں تک کہ اس امت میں بارہ خلفا آجائیں وہ سب قریش سے ہوں گے۔

(صحیح مسلم شریف جلد 2 صفحہ 119 کتاب الامارۃ مطبع نور محمد کراچی)

سنن ابی داؤد میں ہے: تم پر بارہ خلیفہ ہوں گے ان تمام پر امت کا اجماع ہوگا وہ تمام قریش سے ہوں گے۔ (سنن ابی داؤد جلد 2 صفحہ 232 کتاب المہدی ایچ ایم سعید)

کتب شیعہ میں حدیث مذکورہ کے الفاظ

خصال شیخ صدوق میں ہے: یہ امت اس وقت تک بہتر رہے گی اور اس کا اپنے دشمنوں پر قبضہ رہے گا جب تک بارہ بادشاہ نہیں آتے۔

(خصال شیخ صدوق جلد 2 صفحہ 239، ایران)

الخصال شیخ صدوق میں ہے: بارہ امیر ہوں گے سب کے سب قریشی ہوں گے۔

(الخصال جلد 2 صفحہ 242، چشتی)

مندرجہ بالا کتب کے حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ ان بارہ اشخاص کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین ناموں سے ذکر فرمایا:

(1) خلیفہ (2) امیر (3) ملک

لہٰذا اس حدیث مبارکہ کا مصداق وہ اشخاص ہوں گے جو خلیفہ بادشاہ یا امیر گذرے ہوں گے اس کے علاوہ کوئی اور اس کا مصداق نہیں ہوسکتا۔

کتب شیعہ سے خلیفہ اور امیر کی شرائط

(1)۔ اسلامی ملک کی سرحدوں کی ذمہ داری خلیفہ و امام پر عائد ہوتی ہے۔

(اصول کافی جلد 1 صفحہ 200)

(2)۔ حدود کا قیام (یعنی زانی شرابی قاذف ڈاکو پر حدود جاری کرنا جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں زکوۃ و عشر جزیہ کی وصولی اور نظام اسلام کا قیام امام کی ذمہ داری ہے۔

(کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد 1 صفحہ 56 فی عدد الائمہ، چشتی)

(3)۔ دنیا سے شر فساد اور ظلم و ستم مٹانا بھی خلیفہ اور امیر کی ذمہ داری ہے۔

(حدیقۃ اشیعۃ صفحہ 473 مقدس اردبیلی مطبوعہ تہران)

(4)۔ خمس وصول کرنا خلیفہ وقت کی ذمہ داری ہے۔ (اصل الشیعۃ صفحہ 185)

(5)۔امام وخلیفہ کا بہادر ہونا ضروری ہے تاکہ فریضہ جہاد بھی ادا کرسکے۔
(عیون الحیوۃ ملا باقر مجلسی صفحہ 84،تنویر ششم تہران)

ان شرائط امامت وخلافت کو پڑھ لینے کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو ہوجاتی ہے کہ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے مصداق وہ اشخاص نہیں جن کو شیعہ منصوص بارہ امام سمجھتے ہیں کیونکہ ایک تو حدیث میں الفاظ خلیفہ امیر اور ملک کے آئے اور دوسرے یہ خلافت کی شرائط آئمہ میں نہیں پائی جاتی لہٰذا اس حدیثِ مبارکہ کے مصداق خلفا میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ سرِ فہرست ہیں۔سب سے بڑھ کر یہ کہ ان بارہ خلفا میں سے شروع والوں کی تعین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمادی ہے۔جس کے بعد کسی کو اپنے عقلی گھوڑے دوڑانے کی اجازت نہیں۔

امام ابوالقاسم سلیمان ابن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ سند صحیح کے ساتھ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

یکون بعدی اثنا عشر خلیفة ابو بکر صدیق لا یلبث بعدی الا قلیلا۔

ترجمہ: میرے بعد بارہ خلفا ہوں گے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھوڑے دن ہی رہیں گے پھر عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہما کا ذکر فرمایا۔(المعجم الکبیر لطبرانی جلد 1 صفحہ 21 دارالکتب العلمیہ بیروت)(طبرانی اوسط جلد 8 صفحہ 319 مجمع الزوائد جلد 5 صفحہ 178)

مذکورہ بالا دلائل سے معلوم ہوا کہ بارہ خلفا سے مراد وہ خلفا ہیں جو والیانِ امت ہوں اور عدل وشریعت کے مطابق حکم کریں۔ان کا متصل ہونا ضروری نہیں اور نہ حدیث میں کوئی لفظ اس میں دلالت کرتا ہے کہ وہ متصل ہوں گے۔باقی اہل سنت و جماعت کو ان بارہ اماموں رضی اللہ عنہم کی ولایت میں ذرہ برابر بھی شک نہیں وہ مرتبہ غوثیت کے حامل افراد ہیں اور حقیقت میں اہل سنت وجماعت کے امام ہیں لیکن اس حدیث مبارکہ کا مصداق نہیں۔

تعارف: تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہری رحمۃ اللہ علیہ

از قلم۔ ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی

تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہری بن شاہ ابراہیم رضا بن شاہ حامد رضا بن شاہ امام احمد رضا بن شاہ نقی علی خاں کی ولادت باسعادت 1942ء کو محلہ سوداگران بریلی شریف میں ہوئی۔ آپ کی تاریخ ولادت میں مولف سوانح تاج الشریعہ نے پانچ اقوال نقل کیے ہیں اور آخر میں لکھا ہے صحیح تاریخ ولادت 14 ذی قعدہ 1361ھ/ 23 نومبر 1942ء ہے۔ (سوانح تاج الشریعہ، صفحہ 18)

دستور خاندان کے مطابق آپ کا پیدائشی نام محمد جبکہ عرفی نام اختر رضا رکھا گیا اور آپ نے اسی نام سے شہرت پائی۔

آپ مدرس، مفتی، محدث، واعظ، عربی دان، قادر الکلام شاعر، صوفی، شیخ طریقت اور مرجع العلماء والمشائخ تھے رواں صدی میں خانوادہ بریلی شریف کی علمی وروحانی شان وشوکت آپ ہی کی بدولت تھی۔ آپ نے جن اساتذہ سے استفادہ کیا ان کے نام درج ذیل ہیں۔

- مفتی اعظم ہند مولانا مصطفی رضا خان
- مفسر اعظم ہند علامہ مفتی ابراہیم رضا خان
- بحر العلوم مفتی افضل حسین مونگیری
- مفتی محمد احمد جہانگیر خان اعظمی
- حافظ انعام اللہ خان تسنیم حامدی بریلوی
- فضیلۃ الشیخ مولانا عبد التواب مصری

دارالعلوم منظر اسلام بریلی سے فراغت کے بعد آپ 1963ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے

جامعہ ازہر قاہرہ مصر تشریف لے گئے جہاں آپ نے کلیہ اصول الدین (ایم اے) کا امتحان اول پوزیشن میں پاس کیا۔ (حیات تاج الشریعہ، صفحہ 12)

جس پر مصر کے صدر کرنل جمال عبدالناصر نے بطور تمغہ ایوارڈ دیا۔

(سوانح تاج الشریعہ، صفحہ 22)

حضور تاج الشریعہ نے تدریس کی ابتداء دارالعلوم منظر اسلام بریلی سے 1967ء میں کی۔ 1978ء میں صدر المدرسین اور دارالافتاء میں نائب مفتی کے عہدے پر فائز ہوئے۔ (حیات تاج الشریعہ، صفحہ 16)

کثرت مصروفیات کے باعث آپ نے تدریس کا مشغلہ چھوڑ دیا البتہ تخصص فی الفقہ کے علماء کرام کو"رسم المفتی، اجلی الاعلام اور بخاری شریف"کا درس دیتے رہے۔

تاج الشریعہ نے بیعت وخلافت کی سعادت مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفی رضا خان سے حاصل کی، ان کے علاوہ خلیفہ اعلیٰ حضرت مفتی برہان الحق جبل پوری، سید العلماء حضرت سید شاہ آل مصطفیٰ برکاتی مارہروی، احسن العلماء حضرت سید حیدر حسن میاں برکاتی اور والد ماجد مفسر اعظم مفتی ابراہیم رضا خان سے بھی جملہ سلاسل کی اجازت وخلافت حاصل تھی۔

تاج الشریعہ کے خلفاء کی بھی بڑی تعداد عرب وعجم میں پھیلی ہوئی ہے بالخصوص عرب کے بہت سے اہل علم نے آپ سے سلاسل طریقت اور سند حدیث طلب کی ہے جن میں جامعۃ الازہر مصر کے بعض استاذ اور شام کے اجل علماء قابل ذکر ہیں۔ اس کی تفصیل علامہ ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی نے اپنی کتاب حضور تاج الشریعہ دیار عرب میں، کے اندر دی ہے۔

جامعہ ازہر سے واپسی کے بعد آپ نے فتوی نویسی کی ابتداء کی، افتاء کی تربیت حضور مفتی اعظم اور مفتی محمد حسین رضوی سے حاصل کی، 1982ء میں مرکزی دارالافتاء کی بنیاد رکھی آپ کے فتاویٰ عالم اسلام میں سند کا درجہ رکھتے تھے۔ (حیات تاج الشریعہ، صفحہ 20) عربی اردو اور انگریزی تینوں زبانوں میں فتوی لکھتے (سوانح تاج الشریعہ، صفحہ 33) علماء کے درمیان مختلف فیہ مسائل میں آپ ہی کا فتوی قول فیصل ہوتا، محدث کبیر علامہ مفتی ضیاالمصطفی اعظمی حیات تاج الشریعہ میں رقم طراز ہیں۔ تاج الشریعہ کے قلم سے نکلے ہوئے

فتاوی کے مطالعہ سے ایسا لگتا ہے ہم اعلی حضرت امام احمد رضا کی تحریر پڑھ رہے ہیں آپ کی تحریر میں دلائل اور حوالہ جات کی بھر مار سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔

آپ نے اپنے مرکزی دارالافتاء میں دس مفتیان کرام کی ٹیم مستعدی کر رکھی تھی ماہنامہ سنی دنیا میں آپ کے فتاوی باقاعدگی سے چھپتے رہے اس کے علاوہ آپ مختلف اوقات میں مختلف مقامات بذریعہ انٹرنیٹ لوگوں کے سوالات کے زبانی جوابات دیتے رہے۔

(سوانح تاج الشریعہ، صفحہ 33)

آپ نے متعدد بار حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی 1986ء میں سعود حکومت نے آپ کو بیجا گرفتار کر لیا اور کچھ دنوں کے لیے جیل میں رکھا جس کے نتیجہ میں بین الاقوامی سطح پر احتجاج ہوا تو سعودی حکومت نے نا صرف آپ کو رہا کیا بلکہ اپنے سابقہ ناروا سلوک کی تلافی کے لیے آپ کو ایک ماہ کا خصوصی ویزا بھی دیا تا کہ آپ عمرہ اور زیارات کر سکیں۔

(تذکرہ تاج الشریعہ، صفحہ 12)

نیز سعودی حکام نے اپنی صفائی میں ایک بیان بھی جاری کیا جو درج ذیل ہے۔

حرمین شریفین میں ہر مسلک و مذہب کے لوگ اب آزادانہ اپنے طور طریقوں سے عبادت کریں گے، کنزالایمان پر پابندی میرے حکم سے نہیں لگائی گئی، مجھے اس کا علم بھی نہیں ہے اب میلاد کی محافل آزادانہ طریقوں پر ہوں گی کسی پر مسلط نہیں کیا جائے گا سنی حجاج کرام کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوگئی۔ (حضور تاج الشریعہ دیار عرب میں، صفحہ 7)

حضور تاج الشریعہ کی تصانیف و تالیفات، تراجم اور شروح وحواشی پر کتب کی تعداد 60 ہے مختلف علوم وفنون پر آپ کی کتب تحقیقی انداز، مظبوط طرز استدلال، کثرت حوالہ جات اور سلاست وروانی کا رنگ لیے ہوئے ہے جن کی فہرست درج ذیل ہے۔

اردو کتب:

شرح حدیث نیت، ہجرت رسول، آثار قیامت، سنو چپ رہو، ٹائی کا مسئلہ، تین طلاقوں کا شرعی حکم، تصویروں کا حکم، دفاع کنزالایمان، ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن مع شرعی

حکم ، القول الفائق بحکم اقتداء الفاسق ، الحق المبین ، حضرت ابراہیم کے والد تارخ یا آزر ، کیا دین کی فہم پوری ہوچکی ، جشن عید میلاد النبی ، متعدد فقہی مقالات ، سعودی مظالم کی کہانی اختر کی زبانی ، المواہب الرضویہ فی الفتاوی الازہریہ، منحۃ الباری فی شرح البخاری ، تراجم میں کنزالایمان کی فوقیت ، حاشیہ المعتقد والمستند ، مقالات تاج الشریعہ، رویت ہلال ، چلتی ٹرین پر نماز کا حکم ، افضلیت صدیق اکبر وفاروق اعظم ، حاشیہ انوار المنان ، ایک غلط فہمی کا ازالہ۔

عربی کتب:

الحق المبین ، شرح حدیث اخلاص ،الفرده فی شرح قصیدۃ البردۃ، تعلیقات زهره علی صحیح بخاری ، نبذہ حیاۃ الامام احمد رضا ، مراۃ النجدیه بجواب البریلویة ، الصحابه نجوم الاهتداء ، سد المشارع ، تحقیق ان ابا ابراهیم تارخ لا آزر ،روح الفواد، (دیوان شاعری)حاشیه عقیدۃ الشهده شرح القصیدۃ البرده ، القمح المبین لامال المکذبین ، نهایة الزین فی التخفیف عن ابی لهب یوم الاثین،

عربی سے اردو تراجم:

انوار المنان، قصیدتان رائعتان ، المعتقد المنتقد مع المعتمد المستند، الزلال الانقی،

اردو سے عربی تراجم:

سبحان السبوح، برکات الامداد، فقه شهنشاه ، اهلاك الوهابين ،شمو ل الاسلام ، الهاد الکاف ، عطایا القدیر، تیسیر الماعون ،قوارع القهار ، القمع المبین، حاجز البحرین، النهی الا کید، العطا النبویه، جلد اول ،صلاۃ القضاء ۔

انگلش کتب:

Few english fatawa,A just answer to the blased author,The companions are the stars of guidance.

ان کتب کے علاوہ آپ کے عربی، اردو اور فارسی میں کہے گئے اشعار کا مجموعہ بنام سفینہ بخشش مطبوعہ ہے اور چند ایک کے علاوہ آپ کی تمام کتب مطبوعہ ہیں۔

حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری کی تاریخ وفات 7 ذوالقعدہ 1439ھ/20 جولائی 2018ء ہے۔

آپ نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل اپنی ایک وصیت میں ارشاد فرمایا، میں اکثر سفر میں رہتا ہوں میرا کہیں (بریلی سے باہر) انتقال ہو جائے تو مجھے بریلی نہ لے جایا جائے بلکہ وہیں کسی ولی کے قریب دفن کیا جائے اور میری تدفین میں تاخیر نہ کی جائے۔

(تذکرہ تاج الشریعہ، صفحہ 12)

ایسا شخص جس کے خاندان کی علمی و دینی خدمات لگ بھگ دو صدیوں پر محیط ہو، جس کی لاکھوں عوام مرید ہو اور جو سینکڑوں علماء و مشائخ کا پیر ہو اور جس کی شہرت کا ڈنکا عرب و عجم میں بج رہا ہو اس سے ایسی وصیت جس میں حکم شرع کی پابندی ہو تبھی متصور ہو سکتی ہے جب وہ خود شہرت و نمود سے دور اور اپنا ہر فعل لوجہ اللہ کرنے کا عادی ہو۔

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے زیر اہتمام 41 ویں امام احمد رضا کانفرنس سے علماء و دانشوروں کا خطاب

مولانا بشیر فاروق قادری

امام احمد رضا فاضل بریلوی عالم اسلام کی ایک عظیم شخصیت تھے، آپ نے مذہب، فلسفہ، قانون اور سائنسی عنوانات پر کثیر تعداد میں کتابیں تصنیف کی ہیں، عصر حاضر میں آپ کی تحریریں صوفی ازم کے سبب ساری دنیا میں پھیل چکی ہیں اور اسلامی حوالوں سے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی تحریروں کا بنیادی عنصر ہے، ان خیالات کا اظہار اسپیکر قومی اسمبلی جناب اسد قیصر نے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے زیر اہتمام صد سالہ عرس رضوی کے موقع پر منعقد ہونے والی 41 ویں امام احمد رضا کانفرنس 2021ء کے نام ایک پیغام میں کیا۔ ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی جناب محمد قاسم خان سوری نے کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی جیسی عظیم ہستیاں عالم اسلام کا عظیم سرمایہ ہیں، وہ نہ صرف ایک عالم و فقیہ تھے، بلکہ وہ علوم سائنس پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ مسلمان سائنسدانوں کی فہرست بہت لمبی ہے لیکن امام احمد رضا خاں محدث بریلوی ایک منفرد سائنسدان تھے۔ مفتی اعظم پاکستان مفتی منیب الرحمٰن جو کہ کانفرنس کی صدارت فرما رہے تھے نے اپنے خطاب میں کہا کہ میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کو مجدد مائۃ ماضیہ، مجدد مائۃ حاضرہ، اور مجدد مائۃ مستقبلہ سب مانتا ہوں ان کے تجدیدی نقوش اتنے عمق اور محیط ہیں کی میرا ایمان ہے کہ آنے والی صدیوں تک بھی آپ اقامت کے ساتھ علمی دنیا میں کھڑے نظر آئیں گے، ایسی عظیم ہستی کی یاد میں کانفرنس کا انعقاد اور ایک خوبصورت مجلہ کی اشاعت پر ادارۂ تحقیقات

امام احمد رضا کی خدمات قابل تحسین ہے۔مہمان خصوصی عالمی شہرت یافتہ ممتاز سماجی رہنما مولانا محمد بشیر فاروق قادری (سربراہ سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ انٹرنیشنل پاکستان) نے کہا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت ایسی یگانہ روزگار ہستی ہیں کہ جنھوں نے نہ صرف علم دین، فقہ وحدیث میں اعلیٰ خدمات انجام دیں بلکہ سائنسی علوم میں بھی اپنی تحقیقات سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو حیران کر دیا' آج عالم عرب کے بڑے بڑے ناشر ادارے خود سے امام احمد رضا کی کتب شائع کرنا اپنے لیے اعزاز سمجھ رہے ہیں جس کا کریڈٹ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کو بھی جاتا ہے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی دیگر کتب کی طرح علوم سائنس پر تحقیقات کو جدید انداز میں دنیا کے سائنسدانوں کے سامنے پیش کیا جائے تو ہمارے سر فخر سے مزید بلند ہو سکتے ہیں اور یہ کام اس ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے پلیٹ فارم سے ہو رہا ہے۔انہوں نے اس موضوع پر کام کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے پیش کش کی کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے تحت اعلیٰ حضرت کے سائنسی علوم پر تحقیقات کے لیے ہم اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

اس سے قبل صدرِ ادارہ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے خطبہء استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ نے اردو اور عربی میں جدید علمی انداز کا کام کر کے امام احمد رضا کو برصغیر اور عرب دنیا میں خوب متعارف کرا دیا ہے اب یورپی ممالک میں تعارف کرانے کے لیے انگریزی میں کتب کی اشاعت کی اشد ضرورت ہے خاص کر امام احمد رضا کی سائنسی کتب کو انگریزی میں منتقل کر کے یورپی ممالک میں پھیلانے کی ضرورت ہے جس کے لیے ادارہ شب و روز تحقیقاتِ علمیہ میں مصروف ہے۔

امام احمد رضا کانفرنس میں مقتدر اہل فن نے مختلف موضوعات پر مقالات پڑھتے ہوئے امام احمد رضا کی شخصیت اور ان کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ چنانچہ پروفیسر ڈاکٹر سہیل شفیق (صدر شعبہ تاریخ اسلامی، کراچی یونی ورسٹی) نے کہا کہ امام احمد رضا اپنے عہد کے ممتاز عالمِ دین، محدث، فقیہ، مصنف اور نابغہء روزگار شخصیت تھے۔آپ نے

تقریباً ایک ہزار کتب اور رسائل تصنیف کیے۔ کثرت تصانیف اور متعدد علوم پر آپ کو جو گرفت حاصل تھی اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اسی طرح اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی سے متعلق لکھے گئے تحقیقی مقالات اور مطبوعہ کتابیں بھی کثیر تعداد میں ہیں جن کا شمار کرنا ایک مشکل امر ہے۔ دنیا کی مختلف جامعات میں آپ کی شخصیت وعلمی کمالات پر درجنوں تحقیقی مقالات لکھے گئے ہیں۔ جب کہ مطبوعہ کتابوں کی تعداد ہزاروں میں ہے، اسی لیے "کتابیات رضا" مدون وشائع کی گئی ہے۔

علامہ مفتی علی اصغر قادری عطاری (مفتی دارالافتاء اہل سنت) نے کہا کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا نے امام احمد رضا کے حوالے سے جو کام کیا وہ ایک ماں کا درجہ رکھتا ہے، جامعہ الازہر میں امام احمد رضا کانفرنس وسیمینار کا انعقاد اور وہاں کے علماء کو اعلیٰ حضرت کا تعارف پیش کرنا ادارہ کا بڑا کارنامہ ہے جس کی بدولت الازہر کے مفتی آج اپنے فتاوٰی میں امام احمد رضا کے فتاویٰ رضویہ کے حوالے دے کر فتاوٰی جاری کر رہے ہیں۔ علامہ مفتی محمد شہزاد نقشبندی (استاذ جامعۃ المدینہ لاہور) نے کہا کہ امام احمد رضا کے علوم وفنون پر جب بھی بات کی جاتی ہے تو صرف ان کی شاعری، ترجمہ قرآن اور فتاوٰی رضویہ کے حوالے سے ہی بات کی جاتی ہے دیگر علوم کی طرف توجہ نہیں کی جاتی، آج اگر ان علوم جدیدہ کو عام کیا جائے تو دنیا حیران رہ جائے کہ امام احمد رضا صرف عالم وفقیہہ ہی نہیں ایک عظیم سائنسدان بھی تھے۔ جناب طارق آزاد (رکن مجلس ادارت اردو ڈکشنری بورڈ پاکستان) "اردو لغت تاریخی اصول پر اور مولانا احمد رضا کی شعری لفظیات" کے عنوان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اردو لغت بورڈ کی 22 جلدی جامع اردو لغت پر نظر ثانی کے وقت فاضل بریلوی کی حدائق بخشش کے حوالے سے لاتعداد الفاظ شامل کیے جائیں گے، یوں اردو لغت امام احمد رضا کی احسان مند ہے۔ امام احمد رضا کانفرنس 2021 کی نظامت ادارہ کے جنرل سکریٹری مفتی سید زاہد سراج القادری نے کی۔ حافظ محمد اسامہ کی تلاوت قرآن کریم سے آغاز کے بعد محمد رضا خان قادری، محمد نعمان انصاری اور محمد زکریا اشرفی نے ھدیہ نعت پیش

کیا۔اس موقع پر ادارہ کی طرف سے علامہ مفتی محمد عمر خلجی قادری کو ترجمہ قرآن کنزالایمان اور تفسیر نور العرفان کا سندھی ترجمہ کرنے اور مفتی عبدالغفار حلیمی کو ترجمہ قرآن کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان کا بروہی زبان میں ترجمہ کرنے پر تعریفی ایوارڈ دیا گیا جبکہ دیگر مہمانوں کو بھی یادگاری شیلڈز دی گئیں۔تمام شرکاء کو ''مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۲۱ء'' اور دیگر کتب کا تحفہ وطعام پیش کیا گیا۔مجلس استقبالیہ کے اراکین منظور حسین جیلانی، مفتی محمد ندیم صدیقی، محمد امتیاز فاروق، ڈاکٹر محمد حسن امام، ڈاکٹر محمد یونس قادری، حامد حسین کریمی، مولانا محمد ندیم اختر القادری، سید محمد خالد قادری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، محمد مقصود حسین قادری اویسی، افضل حسین نقشبندی، سید محمد اطہر قادری، خان افسر خان قادری، محمد طحہٰ وغیرہ نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ کانفرنس میں بڑی تعداد میں علماء و مشائخ اور ارباب علم و دانش نے شرکت کی جن میں علامہ پروفیسر عامر بیگ، ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی، ڈاکٹر ثاقب، ڈاکٹر داؤد عثمانی، ڈاکٹر عاطف اسلم، ڈاکٹر سلمان مغل، ڈاکٹر طاہر قریشی، ڈاکٹر تاج محمد، ڈاکٹر لئیق، ڈاکٹر مرتضیٰ اور دیگر ممتاز اہل علم وفن، دینی وسماجی شخصیات نے شرکت کی۔اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد پر مرکزی مجلس رضا کے نگراں اور ماہنامہ جہان رضا کے ایڈیٹر عمر منیر رضا قادری و جملہ اراکین مجلس رضا ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ادارہ معارف رضا کے جملہ اراکین کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے۔

2022
Calendar

January

S	M	T	W	T	F	S
						1
2	3	4	5	6	7	8
9	10	11	12	13	14	15
16	17	18	19	20	21	22
23	24	25	26	27	28	29
30	31					

February

S	M	T	W	T	F	S
		1	2	3	4	5
6	7	8	9	10	11	12
13	14	15	16	17	18	19
20	21	22	23	24	25	26
27	28					

March

S	M	T	W	T	F	S
		1	2	3	4	5
6	7	8	9	10	11	12
13	14	15	16	17	18	19
20	21	22	23	24	25	26
27	28	29	30	31		

April

S	M	T	W	T	F	S
					1	2
3	4	5	6	7	8	9
10	11	12	13	14	15	16
17	18	19	20	21	22	23
24	25	26	27	28	29	30

May

S	M	T	W	T	F	S
1	2	3	4	5	6	7
8	9	10	11	12	13	14
15	16	17	18	19	20	21
22	23	24	25	26	27	28
29	30	31				

June

S	M	T	W	T	F	S
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30		

July

S	M	T	W	T	F	S
					1	2
3	4	5	6	7	8	9
10	11	12	13	14	15	16
17	18	19	20	21	22	23
24	25	26	27	28	29	30
31						

August

S	M	T	W	T	F	S
	1	2	3	4	5	6
7	8	9	10	11	12	13
14	15	16	17	18	19	20
21	22	23	24	25	26	27
28	29	30	31			

September

S	M	T	W	T	F	S
				1	2	3
4	5	6	7	8	9	10
11	12	13	14	15	16	17
18	19	20	21	22	23	24
25	26	27	28	29	30	

October

S	M	T	W	T	F	S
						1
2	3	4	5	6	7	8
9	10	11	12	13	14	15
16	17	18	19	20	21	22
23	24	25	26	27	28	29
30	31					

November

S	M	T	W	T	F	S
		1	2	3	4	5
6	7	8	9	10	11	12
13	14	15	16	17	18	19
20	21	22	23	24	25	26
27	28	29	30			

December

S	M	T	W	T	F	S
				1	2	3
4	5	6	7	8	9	10
11	12	13	14	15	16	17
18	19	20	21	22	23	24
25	26	27	28	29	30	31

Email:muslimkitabevi@gmail.com